Tehkals.com
Learn & Teach

مطالعہ پاکستان

Class 10Th

NAME: ______________________________

F.NAME: ____________________________

CLASS:_____________ SECTION: _________

ROLL #: ______ SUBJECT: ______________

ADDRESS: ____

____

SCHOOL: ____

https://web.facebook.com/TehkalsDotCom/

https://tehkals.com/

باب نمبر :1 تاریخ پاکستان

مشقی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات میں سے درست کا انتخاب کریں۔

ا۔ ذوالفقار علی بھٹو ملک کے پہلے سویلین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کب بنے؟

ا۔16 دسمبر 1971ء | ب۔20 دسمبر 1971ء | ج۔22 دسمبر 1972ء | د۔23 دسمبر 1971ء

۲۔ صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کب کیا گیا؟

ا۔2 جنوری 1972ء | ب۔12 جنوری 1972ء | ج۔16 جنوری 1972ء | د۔20 جنوری 1972ء

۳۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں مارشل لاء کب ختم کیا گیا؟

ا۔فروری 1972ء | ب۔مارچ 1972ء | ج۔اپریل 1972ء | د۔اگست 1972ء

۴۔ 1973ء کے آئین کی تیاری کے لئے کتنے ارکان پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی؟

ا۔15 | ب۔20 | ج۔22 | د۔25

۵۔ اقتدار سنبھالنے کے بعد ضیاء الحق نے کتنے دن کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا؟

ا۔80 | ب۔90 | ج۔95 | د۔120

٦۔ جنرل ضیاء الحق نے صدر پاکستان کا عہدہ کب سنبھالا؟

ا۔جولائی 1977ء | ب۔مارچ 1978ء | ج۔جولائی 1978ء | د۔ستمبر 1978ء

۷۔ 20 جون 1980ء کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے کون سا آرڈیننس نافذ کیا؟

ا۔لیبر اصلاحات | ب۔اسلامی حدود و تعزیرات | ج۔زکوۃ و عشر | د۔زکوۃ فاؤنڈیشن

۸۔ پانچ نکاتی پروگرام کا اعلان کس وزیر اعظم نے کیا تھا؟

ا۔بینظیر بھٹو | ب۔محمد خان جونیجو | ج۔نواز شریف | د۔غلام مصطفٰی جتوئی

۹۔ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ کب لیا تھا؟

ا۔2 ستمبر 1988ء | ب۔8 ستمبر 1988ء | ج۔10 ستمبر 1988ء | د۔12 دسمبر 1988ء

۱۰۔ پیپلز ورکس پروگرام کا آغاز کس نے کیا؟

ا۔وزیر اعظم محمد خان جونیجو | ب۔وزیر اعظم بینظیر بھٹو | ج۔وزیر اعظم نواز شریف | د۔صدر غلام اسحاق خان

۱۱۔ میاں محمد نواز شریف پہلی دفعہ وزیر اعظم نامزد ہوئے؟

ا۔6 نومبر 1990ء | ب۔6 دسمبر 1990ء | ج۔6 جنوری 1991ء | د۔6 فروری 1992ء

۱۲۔ قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا آغاز کس نے کیا؟

ا۔بینظیر بھٹو | ب۔نواز شریف | ج۔معراج خالد | د۔فاروق لغاری

۱۳۔ 28 مئی 1998ء کا دن پاکستان کی تاریخ میں کیوں اہم ہے؟

ا۔نواز شریف برسر اقتدار آئے | ب۔مارشل لاء نافذ ہوا | ج۔خوردروزگار سکیم کا آغاز ہوا | د۔پاکستان ایٹمی طاقت بنا

۱۴۔ بھٹو حکومت نے زرعی اصلاحات کے نفاذ کا اعلان کب کیا؟

ا۔یکم مارچ 1971ء | ب۔یکم مارچ 1972ء | ج۔یکم مارچ 1973ء | د۔یکم مارچ 1974ء

۱۵۔ 1973ء کا آئین ملک میں کب نافذ ہوا؟

ا۔23 مارچ | ب۔10 جون | ج۔14 اگست | د۔28 اپریل

۱٦۔ صدر جنرل ضیاء الحق نے ملک سے مارشل لاء کے خاتمے کا اعلان کیا گیا؟

ا۔30 دسمبر 1982ء | ب۔30 دسمبر 1983ء | ج۔30 دسمبر 1984ء | د۔30 دسمبر 1985ء

۱۷۔ صدر جنرل ضیاء الحق نے اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ کا اعلان کب کیا؟

ا۔10 فروری 1978ء | ب۔10 فروری 1979ء | ج۔10 فروری 1980ء | د۔10 فروری 1985ء

۱۸۔ جنرل ضیاء الحق نے وفاقی محتسب کے ادارے کے قیام کا اعلان کب کیا؟

Tehkals.com Learn & Teach

ا۔جون 1981ء ب۔جون 1980ء ج۔جون 1983ء د۔جون 1986ء

۱۹۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کی تعداد کتنے افراد پر مشتمل تھی؟

ا۔35 ب۔40 ج۔50 د۔52

۲۰۔ کس وزیر اعظم نے جنیوا معاہدے پر دستخط کئے؟

ا۔بے نظیر بھٹو ب۔محمد خان جونیجو ج۔نواز شریف د۔لیاقت علی خان

۲۱۔ صدر جنرل ضیاءالحق نے 20 مارچ 1985ء کو کس کو وزیر اعظم بنانے کا فیصلہ کیا؟

ا۔لیاقت علی خان ب۔نواز شریف ج۔محمد خان جونیجو د۔ذوالفقار علی بھٹو

۲۲۔ 17 اگست 1988ء کو جنرل ضیاءالحق کا طیارہ کس ائیر پورٹ سے پرواز کے تھوڑی دیر بعد حادثے کا شکار ہوا؟

ا۔لاہور ائیر پورٹ ب۔بہاولپور ائیر پورٹ ج۔سیالکوٹ ائیر پورٹ د۔کراچی ائیر پورٹ

۲۳۔ 12 اکتوبر 1999ء کو جنرل پرویز مشرف کے دور کا آغاز کس وزیر اعظم کی حکومت کی برطرفی کے بعد شروع ہوا؟

۔بے نظیر بھٹو ب۔نواز شریف ج۔شوکت عزیز د۔میر ظفر اللہ خان جمالی

۲۴۔ جنرل پرویز مشرف نے صدر کا عہدہ کب سنبھالا؟

ا۔20 جون 2000ء ب۔20 جون 2001ء ج۔20 جون 2002ء د۔20 جون 2003ء

۲۵۔ صدر جنرل پرویز مشرف نے مقامی حکومت کے نظام کا اعلان کب کیا؟

ا۔23 مارچ 2000ء ب۔20 جون 2000ء ج۔14 اگست 2000ء د۔11 ستمبر 2000ء

۲۶۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء کے تحت یونین کونسل کے اراکین اور کونسلروں کی تعداد کتنی کر دی گئی؟

ا۔11 ب۔13 ج۔15 د۔21

۲۷۔ جنرل پرویز مشرف نے حقوق نسواں بل قومی اسمبلی سے کب پاس کرا دیا؟

ا۔2003ء ب۔2004ء ج۔2005ء د۔2006ء

۲۸۔ عالمی بینک کے رپورٹ کے مطابق پرویز مشرف کے دور حکومت کے آخری 8 سال میں پاکستانی معیشت میں کتنی ترقی ہوئی؟

ا۔6.8 ب۔8.6 ج۔5.7 د۔ 7.5

۲۹۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کہاں دفن ہوئی؟

ا۔میر پور خاص ب۔لاڑکانہ ج۔اوکاڑہ د۔حیدر آباد

مختصر سوالات

سوال نمبر:1 **صنعتوں کو قومیانے کا اعلان کب ہوا اور کون سی صنعتیں قومیائی گئیں؟**

جواب: **صنعت:** صنعت ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں سرمایہ دار خام مال اور قدرتی وسائل کی شکل اس طرح بدلتا ہے کہ اُن کا فائدہ بڑھایا جا سکے۔

صنعتوں کو قومیانے کا اعلان: بھٹو حکومت نے 1972 میں ایک آرڈیننس کے ذریعے بعض صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا۔

قومیائے جانے والی صنعتیں: جو صنعتیں قومی تحویل میں لی گئی تھی اُن میں فولاد اور لوہے کی صنعت، بھاری انجینئرنگ کی صنعت، دھاتوں کی بنیادی صنعت، موٹر گاڑیوں اور ٹریکٹر کے پرزے جوڑنے کے پلانٹ، بجلی کا سامان بنانے کی صنعت، گیس اور تیل صاف کرنے کے کارخانے شامل تھے۔ اس طرح ان صنعتوں سے متعلق 20 بڑے کارخانے سرکاری انتظام میں دیے گئے۔ 16 جنوری 1972ء کو مزید گیارہ (11) صنعتی اداروں کو سرکاری کنٹرول میں لے لیا گیا۔

سوال نمبر:2 **وفاقی شرعی عدالتوں کا قیام کب ہوا؟**

جواب: **وفاقی شرعی عدالتوں کا قیام:** اسلامی نظام کے نفاذ کو تیز کرنے کیلئے جنرل ضیاءالحق نے 10 فروری 1979ء کو وفاقی شرعی عدالتوں کے قیام کا اعلان کیا۔

شریعت بینچ: شرعی عدالتوں کے سلسلے میں ہر ہائی کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل شریعت بینچ اور سپریم کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل ایک اپیلٹ شریعت بینچ قائم کی گئی۔

شریعت بینچوں کا فیصلہ: شریعت بینچوں کا فیصلہ صدر مملکت سمیت ہر شخص کیلئے ماننا لازمی قرار دیا گیا۔ البتہ سپریم کورٹ کی اپیلٹ شریعت بینچ کے فیصلے کے خلاف حکومت اپیل کر سکتی تھی۔

سوال نمبر:3 **وفاقی محتسب سے کیا مراد ہے؟**

جواب: **وفاقی محتسب:** محتسب یعنی احتساب کرنے والا۔ چونکہ اسلامی معاشرے میں احتساب کرنا لازمی ہے، اسلئے ملک میں مرکزی سطح پر وفاقی محتسب کا ایک ادارہ کام کر رہا ہے۔

وفاقی محتسب ادارے کا قیام: جنرل ضیاءالحق نے جون 1981ء میں وفاقی محتسب کے ادارے کے قیام کا اعلان کیا۔ جسکی مدت چار سال مقرر کی گئی۔

وفاقی محتسب کا مقصد: وفاقی محتسب ملک میں انصاف اور قانون کی بالادستی قائم کرنا ہے۔ مساوات اور تمام شہریوں سے اچھا سلوک کرنا ہے تاکہ عوام کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔

وفاقی محتسب تک رسائی: اگر کسی سرکاری یا غیر سرکاری محکمے کا افسر کسی کا استحصال کر رہا ہو تو وہ سادہ کاغذ پر اُسکے خلاف شکایت لکھ کر بذریعہ ڈاک بھیج کر اُسکے خلاف کاروائی کیلئے درخواست دے سکتا ہے۔

سوال نمبر:4 جنیوا مذاکرات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **روس افغان جنگ:** دسمبر 1979 میں شروع ہونے والی روس افغان جنگ میں 1987ء تک روسی افواج کو کافی نقصانات اُٹھانا پڑے۔ تقریباً 50 ہزار فوجی اور بے پناہ مالی نقصان کے بعد روس بالآخر اس مسئلے سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔

میخائیل گورباچوف: جب میخائیل گورباچوف سویت یونین کے صدر منتخب ہوئے تو اُنھوں نے افغانستان کے مسئلے کو حل کرنے پر زور دیا اور رویے میں نرمی پیدا کی۔

جنیوا مزاکرات: دسمبر 1987ء میں جنیوا میں اقوام متحدہ کی ثالثی میں مذاکرات شروع ہوئے اور کامیاب ہونے لگے۔

روسی افواج کی واپسی: 10 جنوری 1988ء کو گورباچوف نے اعلان کیا کہ اگر 15 مارچ تک جنیوا مذاکرات کامیاب ہوجائیں تو 15 مئی 1988ء سے روسی افواج کی واپسی شروع ہو جائیگی اور یوں جنیوا مذاکرات کی کامیابی کے بعد روس افغان جنگ کا خاتمہ ہوا۔ اور روسی افواج کی افغانستان سے واپسی شروع ہوگئی۔

سوال نمبر:5 وزیر اعظم محمد خان جونیجو کا پانچ نکاتی پروگرام بیان کریں؟

جواب: وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے 31 دسمبر 1985ء کو اپنے پانچ نکاتی منشور کا اعلان کیا۔ یہ پروگرام چار سالوں پر مشتمل تھا۔ اس پروگرام کے اہم نکات مندرجہ ذیل تھے۔

اسلامی جمہوری نظام: نظریہ پاکستان کی بنیاد پر ایک مستحکم اسلامی جمہوری نظام کا قیام۔

منصفانہ معاشی نظام: بے روزگاری کے خاتمے اور عوام کی خوشحالی کو یقینی بنانے کیلئے منصفانہ معاشی نظام کا قیام۔

ناخواندگی کا خاتمہ: ملک سے ناخواندگی دور کر کے قوم جدید سائنسی دور کیلئے تیار کرنا۔

انصاف اور معاشرتی تحفظ: بدعنوانی، رشوت اور ناانصافی ختم کر کے عوام کو انصاف اور معاشرتی تحفظ فراہم کرنا۔

قوم سلامتی وخودمختاری کا تحفظ: مضبوط دفاع اور غیر وابستہ متوازن خارجہ پالیسی کے ذریعے ملکی استحکام، قومی سلامتی اور خودمختاری کا تحفظ۔

سوال نمبر:6 **مقامی حکومتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: **مقامی حکومتوں کا قیام:** جنرل پرویز مشرف نے 14 اگست 2000ء کو مقامی حکومت کے تین درجاتی نظام کا اعلان کیا۔ جو یونین کونسل، تحصیل/ٹاؤن کونسل اور ضلع کونسل پر مشتمل تھا۔

مقامی حکومت کے قوانین: مقامی حکومت کے قوانین یکساں طور پر دیہی اور شہری علاقوں میں نافذ کیئے گئے تاکہ دیہی اور شہری علاقوں کے درمیان فرق کو کم کیا جا سکے۔

نمائندگی: مقامی حکومتوں میں مزدوروں، عورتوں، کسانوں اور اقلیتوں کو نمائندگی دی گئی۔ یہ ادارے اپنے علاقوں میں ترقیاتی کاموں کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

طریقہ انتخاب: یونین کونسل کے ناظم و نائب ناظم براہ راست عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتے تھے۔ جبکہ تحصیل اور ضلع کی سطح پر ناظم و نائب ناظم کا انتخاب بالواسطہ رکھا گیا۔

مقامی حکومتوں کے اختیارات: مقامی حکومتوں کو مالیاتی اختیارات دیے گئے۔ سماجی اور معمولی مجرمانہ تنازعات پر یونین کونسل کو مصالحت کنندہ بنایا گیا۔ تحصیل کی انتظامیہ کو تحصیل ناظم کی ہدایات پر سالانہ بجٹ کی تیاری کا کام بھی سونپا گیا۔ ضلعی ناظم کی حیثیت ضلع کے چیف ایگزیکٹیو کی سی تھی۔

سوال نمبر:7 **لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: **بلدیاتی و ضلعی نظام:** جون 2005ء میں نئے بلدیاتی و ضلعی نظام نے اپنی مدت پوری کر لی تو اس میں بہتری لانے کی غرض سے چند اقدامات کیئے گئے۔

ترامیم: بلدیاتی انتخابات سے پہلے صوبائی اسمبلی کی مشاورت سے بلدیاتی و ضلعی نظام میں ترامیم کی گئیں۔ جسکے بعد نیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء جاری کر دیا گیا۔

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء: اس آرڈیننس کے تحت یونین کونسل کے اراکین کی تعداد 21 سے کم کر کے 13 کر دی گئیں۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر:1 **ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کی اصلاحات پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: **ذوالفقار علی بھٹو کا دور حکومت:** ذوالفقار علی بھٹو کا دور حکومت 20 دسمبر 1971ء سے شروع ہو کر 5 جولائی 1977 کو ختم ہوا۔

بھٹو دور حکومت کے اصلاحات: ذوالفقار علی بھٹو نے جب اقتدار سنبھالا تو اُنکی کوشش تھی کہ وہ اپنے اختیارات کے استعمال اور منشور کی روشنی میں اصلاحات نافذ کریں، بھٹو نے جو اصلاحات نافذ کی وہ درجہ ذیل ہیں:

ا۔ معاشی اصلاحات: بھٹو نے مندرجہ ذیل اصلاحات نافذ کی تھیں:

قیمتوں میں سبسڈی: عوام کو قیمتوں میں سبسڈی کے سلسلے میں بھٹو حکومت نے اشیائے خورد ونوش کی قیمتوں میں سبسڈی دی اور کاشتکاروں کو کھاد، بیج اور ٹریکٹر رعایتی نرخوں پر فراہم کیئے۔

ملازمین کیلئے مراعات: ملازمین کی تنخواہوں اور مراعات پر نظر ثانی کی اور سکیلوں میں یکسانیت پیدا کر کے 22 سکیل کر دیئے گئے۔ ملازمین کو قرضے کی سہولت دی گئی۔ پنشن کی شرح بڑھادی گئی اور کم تنخواہ لینے والے ملازمین کے بچوں کو تعلیمی سہولتوں کے لیے اُن کی فیس معاف کر دی گئی۔

ملازمین کی تفریحی سہولتوں میں بھی اضافہ کیا گیا اور فوت ہو جانے کی صورت میں پنشنر کی بیوہ کو پنشن کی سہولت دے دی گئی۔ پولیس فورس کے لئے دیگر ملازمین کی طرح سہولیات اور مراعات کا اعلان کیا گیا۔

لیبر اصلاحات: مزدوروں کیلئے پہلی مرتبہ قانون سازی کی گئی۔ مزدوروں کو مراعات دی گئی میڈیکل سہولت اور زخمی ہونے پر معاوضہ دیا گیا۔

بونس کی سہولت: مزدوروں کیلئے بونس کی ادائیگی لازمی قرار دی گئی اور اوور ٹائم کی سہولت بھی دی گئی۔

ٹریڈ یونین اور پنشن: مزدور تحریک اور ٹریڈ یونین کے نظام کو بھی زیادہ تحفظ دیا گیا۔ مزدوروں کو بڑھاپے کی پنشن اور اجتماعی بیمہ لازمی قرار دیا گیا اور بلا وجہ برخاست کرنے پر پابندی لگادی گئی۔

صنعتوں سے متعلق اصلاحات: صنعتوں سے متعلق اصلاحات کے سلسلے میں 1972ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے بعض صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا گیا اور صنعتوں سے متعلق 20 بڑے بڑے کارخانے سرکاری انتظام میں دیے گئے۔

صنعتی اصلاحات کا نتیجہ: صنعتی اصلاحات کا یہ نتیجہ نکلا کہ ملک کی معیشت پر حکومت کی گرفت مضبوط ہو گئی۔

بیمہ زندگی: بیمہ زندگی کا کاروبار کرنے والی تمام کمپنیوں کو 19 مارچ 1972ء کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا اور ان تمام کو ملا کر نومبر 1972ء میں سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن قائم کر دی گئی۔

بینکوں کے اصلاحات: 19 مئی 1972ء کو ایک صدارتی حکم نامے کے ذریعے تمام بینک قومی تحویل میں لئے گئے اور اُن کا کنٹرول سٹیٹ بینک آف پاکستان کو دیا گیا۔

تعلیمی اصلاحات: تعلیمی سہولیات ایک عام آدمی تک پہنچانے کی غرض سے بھٹو حکومت نے تعلیمی اداروں کو بھی قومی تحویل میں لیا تھا۔ جو سکول قومیا لئے گئے تھے اُن میں تعلیم مفت کر دی گئی۔

زرعی اصلاحات: یکم مارچ 1972ء کو بھٹو نے درج ذیل زرعی اصلاحات نافذ کرنے کا اعلان کیا۔

زمین کی حد ملکیت: زمین کی حد ملکیت 500 ایکڑ نہری اور 1000 ایکڑ بارانی سے کم کر کے 150 ایکڑ نہری اور 300 ایکڑ بارانی مقرر کی گئی۔

زائد زمین: زائد زمین جاگیرداروں اور زمینداروں کے معاوضہ حاصل کر کے مزارعین میں تقسیم کی گئی۔

مزارعین کی بے دخلی: مزارعین کی بے دخلی پر پابندی لگادی گئی اور اب صرف بٹائی کا حصہ ادا نہ کرنے لگان ادا نہ کرنے یا زرعی ضروریات کو پورا نہ کرنے کی صورت میں بے دخلی ممکن تھی۔

حق شفعہ: مزارعین کو زمین کی فروخت کی صورت میں حق شفعہ دے دیا گیا اور بیج مہیا کرنا لگان اور آبیانہ کی ادائیگی مالکان کے ذمہ قرار پائی۔

آئینی اصلاحات: بھٹو نے 1973ء میں ملک میں ایک اسلامی آئین کا نفاذ کر کے ملک میں آئینی اصلاحات کا نفاذ کیا۔

سوال نمبر 2: **1973ء کے آئین کے اہم نکات کیا ہیں؟**

جواب: 1973ء میں ذوالفقار علی بھٹو نے تمام بڑی سیاسی جماعتوں کے 25 ارکان پر مشتمل ایک آئینی کمیٹی بنائی جس نے ایک آئینی فارمولا پیش کیا جو تمام بڑی سیاسی جماعتوں نے متفقہ طور پر قومی اسمبلی سے منظور کرایا اور 14 اگست 1973ء کو ملک میں نافذ کر دیا۔

تحریری آئین: 1973ء کا آئین جامع دستاویز کی صورت میں تحریر کیا گیا ہے یہ آئین پہلے دونوں آئینوں کے مقابلے میں زیادہ جامع اور 280 دفعات پر مشتمل ہے۔

وفاقی آئین: یہ آئین وفاقی ہے۔ جسکی رو سے ملک چاروں صوبوں، وفاقی دارالحکومت اسلام آباد، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (فاٹا) اور شمالی علاقوں پر مشتمل ہے۔

پارلیمانی نظام: یہ آئین پارلیمانی ہے وزیر اعظم اور اُسکی کابینہ پارلیمنٹ سے لئے جاتے ہیں۔

صوبائی خودمختاری: 1973ء کے آئین کی رو سے صوبوں کو صوبائی خودمختاری دی گئی تھی مگر اسکے لئے حدود واضح تھیں۔

دو ایوانی مقننہ: 1973ء کے آئین میں دو ایوانی مقننہ کا نظام رکھا گیا ایوان بالا کو سینٹ اور ایوان زیریں کو قومی اسمبلی کا نام دیا گیا۔

عدلیہ کی آزادی: عدلیہ کی آزادی کی ضمانت دی گئی۔ اور اسے انتظامیہ سے الگ کر دیا گیا تاکہ آزادی سے انصاف فراہم کیا جا سکے۔

بنیادی حقوق: بنیادی حقوق کی ضمانت دی گئی اور بنیادی حقوق کی حفاظت کا اختیار عدلیہ کو دیا گیا۔

ترمیم کا طریقہ: آئین میں ترمیم کیلئے قومی اسمبلی کے کل ارکان کی دو تہائی اکثریت لازمی قرار دی گئی اور ترمیم کا مسودہ کسی بھی ایوان میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

طریقہ انتخاب: آئین کی رو سے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کیلئے عموماً پانچ سال بعد عام انتخابات کرائے جاتے ہیں۔ یہ انتخابات براہ راست ہوتے ہیں اور عوام اپنے نمائندوں کو ووٹ کے ذریعے منتخب کرتے ہیں۔

اختیارات کی تقسیم: 1973ء کے آئین میں حکومت کے تینوں شعبوں یعنی انتظامیہ، مقننہ اور عدلیہ کے درمیان اختیارات کی تقسیم کی بھی وضاحت کی گئی۔

قومی زبان: اُردو کو قومی زبان کا درجہ دیا گیا لیکن ساتھ ہی اس بات کی بھی ضمانت دی گئی کہ علاقائی زبانوں کی ترویج اور ترقی کیلئے کام کیا جائے گا۔

آئین کا تحفظ: 1973ء کے آئین سے پہلے 1956ء اور 1962ء کے آئینوں کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اسلئے 1973ء کی آئین کی منسوخی کو غداری قرار دیا گیا۔ اس طرح سے آئین کو تحفظ دیا گیا۔

اسلامی دفعات: 1973ء کے آئین میں بہت ساری اسلامی دفعات شامل کی گئی جسمیں چند درج ذیل ہیں:

ملک کا نام: ملک کا نام اسلامی جمہوری پاکستان رکھا گیا۔

سرکاری مذہب: 1973ء کے آئین کی رو سے ملک کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا گیا۔ صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

قرارداد مقاصد: قرارداد مقاصد کو آئین کے دیباچے کا مستقل حصہ بنا دیا گیا۔

اسلامی نظریاتی کونسل: 1956ء اور 1962ء کے آئین کی طرح 1973ء کے آئین میں بھی اسلامی نظریاتی کونسل قائم کی گئی اور قرآن وسنت کے خلاف قانون سازی ممنوع قرار دی گئی۔

سوال نمبر 3: **نظام اسلام کے لئے جنرل ضیاء الحق کی کوششیں تفصیل سے بیان کریں۔**

جواب: **جنرل ضیاء الحق کا دور حکومت:** جنرل ضیاء الحق نے 5 جولائی 1977ء کو بھٹو کی حکومت کا خاتمہ کر کے اقتدار سنبھالا اور 17 اگست 1988ء تک حکومت پر قابض رہے۔ اپنے دور حکومت میں ضیاء الحق نے ملک میں اسلامی حدود اور تعزیرات کے نفاذ کا اعلان کیا جو پاکستان کی تاریخ میں نظام اسلام کے نفاذ کے سلسلے میں بنیادی حیثیت رکھا تا ہے۔ ضیاء دور میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے جو اقدامات کئے گئے وہ درج ذیل ہیں۔

زکوۃ وعشر کا نظام: 20 جون 1980ء کو جنرل ضیاء الحق نے ملک میں زکوۃ وعشر آرڈیننس نافذ کیا اسکی روسے حکومت کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ بینکوں میں جمع شدہ رقوم پر رمضان المبارک کے پہلے دن ڈھائی فی صد کے حساب سے زکوۃ کاٹ سکتی ہے۔

زکوۃ فاؤنڈیشن کا قیام: وفاقی حکومت نے فروری 1982ء میں نیشنل زکوۃ فاؤنڈیشن قائم کی جسکا مقصد مستحقین زکوۃ کی تربیت ہے۔ تاکہ وہ ہمیشہ زکوۃ پر انحصار نہ کریں۔

وفاقی شرعی عدالت: جنرل ضیاء الحق نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کو تیز کرنے کیلئے فروری 1979ء میں وفاقی شرعی عدالتوں کے قیام کا اعلان کیا جسکی روسے ہر ہائی کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل ایک شریعت بینچ اور سپریم کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل اپیلٹ شریعت بینچ قائم کی گئی۔

خلفائے راشدین، اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کی سزا: حکومت نے آئین کی دفعہ 298 میں ترمیم کر کے خلفائے راشدین، اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو تین سال قید بامشقت یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ایک ساتھ دینے کا اعلان کیا۔

مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کی تعلیم لازمی: وفاقی حکومت نے تعلیمی اداروں میں بی۔اے، بی۔ایس۔سی لیول تک اور تمام پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں میں مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کی تعلیم لازمی قرار دیا۔

احترام رمضان آرڈیننس: صدر جنرل ضیاء الحق نے 1981ء میں احترام رمضان آرڈیننس جاری کیا، روزے کے اوقات میں تمباکو نوشی اور کھانے پینے سے باز رہنے کا حکم دیا گیا اور خلاف ورزی کرنے کی صورت میں تین ماہ قید یا جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا مستحق ہوگا۔

نظام صلوٰۃ: جنرل ضیاء الحق نے 1984ء میں نظام صلوٰۃ کا حکم نامہ جاری کیا، تمام دفاتر میں نماز کے اوقات میں نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی اور اسکے لئے خاص وقفہ رکھا گیا۔

وفاقی محتسب: جون 1981ء میں جنرل ضیاء الحق نے وفاقی محتسب کے ادارے کا قیام کا اعلان کیا۔ جسکا مقصد اسلامی معاشرے کے قیام اور انصاف اور قانون کی بالادستی قائم کرنا ہے۔ وفاقی محتسب کا عہدہ غیر سیاسی اور غیر جانبدار ہے۔ جسکی مدت چار سال مقرر کی گئی۔

مجلس شوریٰ کا قیام: ملک میں نفاذ اسلام کے عمل کو تیز کرنے کی غرض سے ضیاء حکومت نے دسمبر 1981ء مجلس شوریٰ کے قیام کا اعلان کیا۔ تاکہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں عوامی رائے بھی شامل ہو۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کی تعداد 50 مقرر کی گئی۔

بلاسود بینکاری: اقتصادی نظام کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کیلئے صدر جنرل ضیاء الحق نے تمام بینکوں میں بلاسود بینکاری کا نظام متعارف کروایا۔

معاشرتی برائیوں کا خاتمہ: عریانی، فحاشی اور دیگر معاشرتی برائیوں کے خاتمے کیلئے سخت قوانین نافذ کیں۔

اسلامی اقدار کی اشاعت: ریڈیو، ٹیلی ویژن، فلم اور اخباروں ورسائل کو اس امر کی ہدایت کی گئی کہ وہ اسلامی رجحانات اور اسلامی اقدار کی اشاعت کریں۔

اسلامی اور اخلاقی پروگرام: ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر آذان، تلاوت قرآن پاک، عربی تدریس نیز اسلامی اور اخلاقی پروگراموں کا سلسلہ باقاعدگی سے شروع کیا گیا۔

مقابلہ حسن قرأت: ماہ رمضان میں حسن قرأت کے مقابلوں اور محافل شبینہ کا سرکاری طور پر اہتمام کیا گیا۔ اور چادر اور چاردیواری کے تحفظ کا وعدہ کیا۔

حج کی سہولتیں ومراعات: فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے جانے والوں کو سعودی عرب کے تعاون سے مزید سہولتیں اور مراعات دینے کا بندوبست کیا گیا۔ نیز حاجیوں کے علاج معالجہ کیلئے موزوں سہولتیں فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

سوال نمبر 4: **بے نظیر بھٹو کے حکومت کے دونوں ادوار پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: **بے نظیر بھٹو کی ملک آمد:** محترمہ بے نظیر بھٹو جو ذوالفقار علی بھٹو کی صاحبزادی تھی اور پاکستان پیلز پارٹی کی چیئر پرسن تھی۔ صدر جنرل ضیاء الحق نے 1988ء میں انتخابات کا اعلان کیا تو بے نظیر بیرون ملک سے وطن واپس آئی اور سیاسی مہم کا آغاز کیا۔ 1988ء میں جب ملک میں عام انتخابات ہوئے تو پاکستان پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی میں سے زیادہ نشستیں حاصل کیں۔

بے نظیر بھٹو کی پہلی حکومت کا قیام: صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان نے 1988ء کے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے پر پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کو حکومت بنانے کی دعوت دی۔

حلف: بے نظیر بھٹو نے یکم دسمبر 1988ء کو وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اُٹھایا اور یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ کوئی خاتون وزیر اعظم کے عہدے پر منتخب ہوئی۔

بطور وزیر اعظم پہلی تقریر: اقتدار سنبھالنے کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو نے بطور وزیر اعظم اپنی پہلی تقریر میں کہا کہ ہم صلح، آشتی (امن) اور محبت کا راستہ اپنائیں گے۔ اتحاد، امن، آزادی اور اُمید ہمارا پیغام ہوگا۔

بے نظیر دور حکومت کے اہم اقدامات:۔

خارجہ پالیسی: امریکہ اور روس کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کی گئی۔ غریب اقوام کے مفادات اور حقوق کی حمایت کی اور پاکستان اور ہندوستان کے درمیان اختلافات کو کم کیا۔

داخلہ پالیسی: جیلوں میں بند سیاسی قیدیوں کو رہا کیا۔ ایم کیو ایم کیساتھ معاہدہ کیا ور مزدور یونین بحال کیا۔

پریس کی آزادی: پریس کی آزادی کیلئے نشنل پریس ٹرسٹ کو توڑ کی ٹیلی ویژن اور ریڈیو خود مختار ادارے بنا دیے گئے۔

ایٹمی تنصیبات کا تحفظ: دسمبر 1988ء کو اسلام آباد میں سارک کانفرنس کے موقع پر بھاری وزیر اعظم راجیو گاندھی کیساتھ ملاقات کی جس میں ایک دوسرے کے ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے، ثقافتی وفود کا تبادلہ اور دوہرے ٹیکسوں کی ادائیگی کے خاتمے کا معاہدہ کیا۔

پیپلز ورکس پروگرام: 23 اپریل 1989ء کو وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے پشاور میں پیپلز ورکس پروگرام کا آغاز کیا۔

بے نظیر بھٹو کا دوسرا دور حکومت: 1993 کے عام انتخابات میں کامیابی کے بعد 19 اکتوبر 1993ء کو بے نظیر بھٹو دوسری مرتبہ بطور وزیر اعظم منتخب ہوئی۔

احتیاطی پالیسیاں: دوسری مرتبہ وزیر اعظم منتخب ہونے کے بعد بے نظیر بھٹو نے پہلے کے مقابلے میں زیادہ محتاط اور محفوظ پالیسی اختیار کی اور وفاقی وزاتیں بنانے میں خاص احتیاط اور ذمہ داری سے کام لیا۔

دوسرے دور حکومت کے اقدامات:-

خارجہ پالیسی: ملک کی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کی اور خارجہ پالیسی کا از سر نو تعین کیا گیا۔

تعلیم و قومی وسائل: ملک کو ترقی دینے کیلئے تعلیم پر خاص توجہ دی گئی۔ اور قومی وسائل کو ترقی دی گئی۔

حکومتی ترجیحات: بے روزگاری میں کمی، خواندگی میں اضافہ، بجلی لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو صحت کی بنیادی سہولتوں کی فراہمی، منشیات کی روک تھا، جرائم و دہشت گردی کا خاتمہ حکومت کی ترجیحات میں شامل تھا۔

ٹیکس کا نفاذ: جون 1994ء میں بے نظیر بھٹو حکومت نے اپنے پہلے بجٹ میں 128 ارب روپے کے نئے ٹیکس لگائیں جسکی وجہ سے عوام سراپا احتجاج بن گئے۔

دوسری حکومت کا خاتمہ: ججوں کی تقرری کے بارے میں وزیر اعظم اور صدر میں اختلافات بڑھ گئے۔ جب حالات وزیر اعظم کے قابو سے باہر ہو گئے تو انھوں نے اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دی تاہم صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری نے آئین کے آرٹیکل 25(2) بی کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے 5 نومبر 1996ء کو قومی اسمبلی توڑ دی اور سابق سپیکر قومی اسمبلی ملک معراج خالد کو نگران وزیر اعظم مقرر کیا اور اسکے ساتھ 3 فروری 1997ء کو نئے انتخابات کا اعلان کیا۔

سوال نمبر 5: **نواز شریف کے پہلے دور حکومت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: **میاں محمد نواز شریف:** پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف جن کا تعلق صوبہ پنجاب سے ہے، اب تک تین مرتبہ پاکستان کے وزیر اعظم منتخب ہو چکے ہیں۔

پہلی حکومت کا قیام: 1990ء کے عام انتخابات میں کامیابی کے بعد صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے 6 نومبر 1990ء کو نواز شریف کو حکومت بنانے کی دعوت دی جسکے بعد نواز شریف ملک کے وزیر اعظم بن گئے۔

ملک کے حالات: میاں محمد نواز شریف جب وزیر اعظم منتخب ہوئے تو سابقہ حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ملک بہت سے مسائل کا شکار تھا۔ اور بہت سے مسائل کی وجہ سے ملک کے حالات بہت خراب تھے۔

نواز شریف حکومت کے اقدامات:-

ایٹمی تنصیبات کا تحفظ: 27 جنوری 1991ء کو پاک بھارت حکومتوں نے ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کے معاہدے کی توثیق کر دی۔

قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا اعلان: وزیر اعظم نواز شریف نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان رقوم کی تقسیم کے متعلق قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا اعلان کیا۔ اس اعلان سے صوبوں کو اپنے مالی معاملات میں خود مختاری حاصل ہو گئی۔ جسکی وجہ سے صوبوں کی معاشی ترقی اور قومی خوشحالی کا فروغ ممکن ہو گیا۔

پانی کی تقسیم اور ارسا (IRSA) کا قیام: دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کے مسئلے پر چاروں صوبوں کے وزراء اعلی نے 1991ء میں معاہدہ کیا اور مفاہمتی کونسل نے وزیر اعظم کے زیر صدارت اجلاس میں منظور کر لیا اور عمل درآمد کیلئے ارسا (IRSA) کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔

نجکاری کمیشن: ملک کی اقتصادی حالات کو بہتر بنانے کے لئے 22 جنوری 1991ء کو نجکاری کمیشن قائم کیا جسکا مقصد ان سرکاری اداروں کی نجکاری کرنا تھا جو قومی خزانے پر بوجھ تھے۔ اور خسارے میں جا رہے تھے۔

زرعی پالیسی: حکومت نے نئی زرعی پالیسی کا اعلان کیا تاکہ زراعت کے شعبے کو مزید ترقی دی جا سکے اس پالیسی نے کاشتکاروں اور کسانوں کو مالی اور غیر مالی ترغیبات فراہم کی۔

برآمدات: برآمدات کو بڑھانے کیلئے اقدامات کئے گئے جس سے برآمدات میں 12 فیصد تک اضافہ ہوا۔

شریعت بل و بیت المال کا قیام: 1991ء میں قومی اسمبلی سے شریعت بل پاس کی اور غریب لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے بیت المال کا قیام عمل میں لایا گیا۔

خود روزگار سکیم: بے روزگاری پر قابو پانے کیلئے "خود روزگار سکیم" کا اعلان کیا جسکے تحت عوام کو تین اقسام (50 ہزار، ڈیڑھ لاکھ اور تین لاکھ روپے) کے قرضہ جات دیے گئے۔

لیبر پالیسی: نئی لیبر پالیسی بنائی گئی جس کے تحت ایک سے سولہ گریڈ تک تمام سرکاری اور نجی ملازمین کیلئے عبوری الاونس کا اعلان کیا گیا۔

موٹروے منصوبہ: 1992ء میں لاہور، اسلام آباد موٹروے کا سنگ بنیاد رکھا، جبکہ یہ نواز شریف کے دوسرے دور حکومت میں مکمل ہوا۔

صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختلافات: چیف آف آرمی سٹاف کی تقرری اور آٹھویں ترمیم کے مسئلے پر صدر اور وزیر اعظم میں اختلافات پیدا ہو گئے۔ جسکی وجہ سے 18 اپریل 1993ء کو صدر

نے اسمبلیاں توڑ دیں۔

اسمبلیوں کی دوبارہ بحالی: قومی اسمبلی کے سپیکر نے صدر کے اس قدام کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ بعد میں نواز شریف نے بھی قومی اسمبلی کی بحالی کیلئے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی۔ سپریم کورٹ نے صدر کے قومی اسمبلی توڑنے اور وزیر اعظم اور اُسکی کابینہ کو برطرف کرنے کے اقدام کو آئین کے منافی قرار دیا اور 26 مئی 1993ء کو قومی اسمبلی، نواز شریف اور اسکی کابینہ کو بحال کر دیا۔

نواز شریف حکومت کا خاتمہ: 18 جولائی کو صدر غلام اسحاق خان نے اسمبلیاں توڑ دیں اور اپنے عہدے سے بھی مستعفی ہوگئے اور اس وقت کے سینٹ کے چیئرمین کو نگران صدر اور معین قریشی کو نگران وزیر اعظم مقرر کر دیا۔

سوال نمبر 6: **جنرل پرویز مشرف کے دور حکومت پر مفصل نوٹ لکھیں۔**

جواب: **مشرف دور کا آغاز:** جنرل پرویز مشرف کے دور کا آغاز 12 اکتوبر 1999ء سے ہوا جب اُنھوں نے وزیر اعظم نواز شریف کو برطرف کر کے خود چیف ایگزیکٹیو کا عہدہ سنبھال لیا۔

مشرف اور نواز شریف کے اختلافات: وزیر اعظم نواز شریف اور جنرل پرویز مشرف کے درمیان کارگل کے واقعہ پر اختلافات پیدا ہوئے۔ اسی دوران جنرل مشرف کے جہاز کو کراچی میں اترنے نہ دیا گیا۔ جسکے بعد انھوں نے نواز شریف حکومت کا خاتمہ کر کے خود اقتدار سنبھال لیا۔

صدارت کا منصب: جنرل پرویز مشرف نے صدر رفیق تارڑ کو اپنے عہدے سے سبکدوش کر کے 20 جون 2001ء کو خود صدارت کا منصب سنبھال لیا۔

مشرف دور حکومت کے اقدامات: جنرل پرویز مشرف نے جب اقتدار سنبھالا تو اُنھوں نے کئی اقدامات کئے جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

سیاسی اقدامات: ملک کی سیاسی حالات کو بہتر بنانے کی غرض سے جنرل مشرف نے نچلی سطح پر اختیارات کی منتقلی کیلئے ایک جامع منصوبہ بنایا۔

مقامی حکومتیں: پرویز مشرف نے اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کے سلسلے میں 14 اگست 2000ء کو مقامی حکومت کے تین درجاتی نظام کا اعلان کیا۔ جو یونین کونسل، تحصیل کونسل، ٹاؤن کونسل اور ضلعی کونسل پر مشتمل تھا۔ مرحلہ وار انتخابات کا آغاز دسمبر 2000ء میں ہوا اور جولائی 2001ء میں اپنے اختتام کو پہنچا۔ ان مقامی حکومتوں کو مالیاتی اختیارات بھی دیے گئے۔

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء: جون 2005ء میں نئے بلدیاتی وضلعی نظام نے جب اپنی مدت پوری کر لی تو اس نظام میں ترامیم کر کے نیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء جاری کیا۔

ریفرنڈم 2002ء: 30 اپریل 2002ء کو صدارتی ریفرنڈم ہوا، جس میں پرویز مشرف بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

لیگل فریم ورک آرڈر (L.F.O) 2002ء: جنرل پرویز مشرف نے 21 اگست 2002ء کو لیگل فریم ورک آرڈر (L.F.O) جاری کیا۔

2002 کے انتخابات: 10 اکتوبر 2002ء کو ملک میں عام انتخابات منعقد کرائے گئے۔ جس میں پاکستان مسلم لیگ (ق) نے قومی اسمبلی میں 72 نشستیں حاصل کر کے کامیابی حاصل کیں۔ ان انتخابات میں قومی اسمبلی کی جنرل نشستوں کی تعداد 272 تھی۔

مشرف کی اعتدال پسندی: 11 ستمبر 2001ء کو امریکہ نے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون پر حملے ہوئے جسکی ذمہ داری القاعدہ تنظیم نے لی۔ جوابی کاروائی کے طور پر امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا۔ پرویز مشرف نے دنیا پر پاکستان کا نقطہ نظر واضح کیا اور دہشت گردی کے خلاف باقاعدہ تعاون کا آغاز کیا اور امریکہ کو ہر ممکن مدد کی پیشکش کی۔

حقوق نسواں بل: پرویز مشرف نے 2006ء میں قومی اسمبلی سے حقوق نسواں بل پاس کرایا۔

مشرف دور میں صنعت کاری: عالمی بینک کے رپورٹ کے مطابق مشرف دور کے آخری 8 سال میں پاکستانی معیشت میں 6.8% ترقی ہوئی۔ جسکی وجہ صنعتی میدان میں ملکی وغیر ملکی سرمایہ کاری ہے۔ ٹیلی کمیونیکیشن کی صنعت، موٹر کار، موٹر سائیکل اور ٹیلی ویژن کی صنعت نے کافی ترقی کی۔

مشرف دور میں نجکاری: مشرف دور میں بینکوں اور صنعتوں کی نجکاری کی وجہ سے (5) فی صد پاکستانی عوام غربت سے نکل کر درمیانے طبقے کا حصہ بن گئے۔ بالخصوص ٹیلی ویژن، ٹیلی کمیونیکیشن، موٹر کار، موٹر سائیکل وغیرہ کی صنعت نہایت کارآمد رہی۔

معاشی اصلاحات: صدر جنرل پرویز مشرف نے وزیر اعظم شوکت عزیز کیساتھ ملکر چند اصلاحات کیں جو درجہ ذیل ہیں:

(i) جنرل سیلز ٹیکس کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔

(ii) ٹیکس کی شرح کو کم کر کے اسکی بنیاد وسیع کر دی گئی۔

(iii) بالواسطہ ٹیکسوں کی جگہ بلاواسطہ ٹیکسوں کا نظام رائج کیا تاکہ غریب عوام پر بوجھ نہ پڑیں اور مالدار لوگ براہ راست ٹیکس ادا کریں۔

(iv) صوبوں کی آمدنی بڑھانے کیلئے صوبائی ٹیکسوں کا نظام وضع کیا۔

(v) زرعی آمدنی پر ٹیکس وصولی کا اختیار صوبوں کو دیا اور ٹیکس محتسب کا قیام عمل میں لایا گیا۔

معاشرتی اصلاحات: معاشرے کو صحیح سمت پر لانے کیلئے اعتدال پسندی کی پالیسی اپنائی گئی عورتوں کو اُنکا جائز مقام دیا گیا۔ عورتوں کو زیادہ نمائندگی کا حق دیا گیا۔ اقربا پروری اور سفارش کلچر کو ختم کرنے کیلئے اقدامات کئے گئے۔

جمہوری اصلاحات: پرویز مشرف نے جمہوری اصلاحات نافذ کیں اور اختیارات کو نچلی سطح پر منتقل کیا۔

تعلیمی پالیسی: ملک میں اعلیٰ تعلیم کو عام کرنے کی غرض سے ہائیر ایجوکیشن کمیشن (H.E.C) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ نمایاں تعلیمی صلاحیت کے حامل طلباء اور اساتذہ کیلئے ملکی وغیر ملکی وظائف کا اہتمام کیا گیا۔ تاکہ وہ اپنی اعلیٰ تعلیم کو جاری رکھ سکیں۔

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ: ملک میں صحیح مردم شماری اور خانہ شماری کیلئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کا اجراء کیا گیا۔

مشرف کا استعفیٰ: 18 اگست 2008ء کو پرویز مشرف اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے اور 6 ستمبر 2008ء آصف علی زرداری ملک نے نئے صدر منتخب ہو گئے۔

Tehkals.com Learn & Teach

باب نمبر:2 پاکستان اور بیرونی دنیا

مشقی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات میں سے درست کا انتخاب کریں۔

۱۔ پاک چین سرحدی معاہدہ کب طے پایا؟

ا۔1950ء ب۔1956ء ج۔1961ء د۔1963ء

۲۔ گوادر کی بندگاہ کس کے تعاون سے تعمیر ہوئی؟

ا۔ایران ب۔چین ج۔کویت د۔امریکہ

۳۔ مسئلہ کشمیر پر اب تک پاک بھارت کی کتنی جنگیں ہو چکی ہیں؟

ا۔دو ب۔تین ج۔چار د۔پانچ

۴۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان شملہ معاہدہ کب طے پایا؟

ا۔1969ء ب۔1972ء ج۔1976ء د۔1980ء

۵۔ 1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان کون سا معاہدہ طے پایا؟

ا۔معاہدہ سندطاس ب۔ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنا ج۔شملہ معاہدہ د۔تجارتی امور پر معاہدہ

۶۔ شاہ ایران نے پہلی بار پاکستان کا دورہ کب کیا تھا؟

ا۔1948ء ب۔1950ء ج۔1952ء د۔1953ء

۷۔ علاقائی تعاون برائے ترقی کی تنظیم کے رکن ممالک کون کون سے ہیں؟

ا۔ایران، پاکستان اور افغانستان ب۔پاکستان، عراق اور ترکی ج۔ترکی، ایران اور سعودی عرب د۔پاکستان، ایران اور ترکی

۸۔ D-8 تنظیم میں شامل ممالک کی تعداد کتنی ہے؟

ا۔7 ب۔8 ج۔9 د۔10

۹۔ پاکستان اقوام متحدہ کا رکن کب بنا ہے؟

ا۔اگست 1948ء ب۔ستمبر 1947ء ج۔اکتوبر 1948ء د۔نومبر 1948ء

۱۰۔ 1996ء میں طالبان نے کون سا شہر فتح کیا؟

ا۔قندھار ب۔جلال آباد ج۔کابل د۔خوست

۱۱۔ وسط ایشائی ریاستوں کی تعداد کتنی ہے؟

ا۔پانچ ب۔چھ ج۔آٹھ د۔نو

۱۲۔ رقبہ کے لحاظ سے عالم اسلام کا سب سے بڑا ملک کون سا ہے؟

ا۔پاکستان ب۔قازقستان ج۔ازبکستان د۔ترکمانستان

۱۳۔ 1969ء میں ہونے والی پہلی سربراہ کانفرنس میں کتنے مسلم ممالک نے شرکت کی؟

ا۔22 ب۔23 ج۔24 د۔25

۱۴۔ OIC کی سربراہ کانفرنس کتنے سال بعد منعقد ہوتی ہے؟

ا۔تین سال بعد ب۔چار سال بعد ج۔پانچ سال بعد د۔ایک سال بعد

۱۵۔ مسئلہ کشمیر پہلی مرتبہ اقوام متحدہ میں کب پیش آیا؟

ا۔یکم جنوری 1948ء ب۔22 جنوری 1948ء ج۔5 جنوری 1949ء د۔14 مارچ 1949ء

۱۶۔ معاہدہ جاریہ کب طے پایا؟

ا۔اگست 1948 ب۔اگست 1949ء ج۔اگست 1947ء د۔اکتوبر 1947ء

۱۷۔ پاکستان جنوبی ایشاء کے کس حصے میں واقع ہے؟

ا۔شمال مغرب ب۔شمال مشرق ج۔جنوب مغرب د۔جنوب مشرق

۱۸۔ پاکستان کے شمال مغرب میں کونسا ملک واقع ہے؟

ا۔ بھارت ب۔ چین ج۔ ایران د۔ افغانستان

۱۹۔ پاکستان کے شمال مشرق میں کونسا ملک ہے؟

ا۔ بھارت ب۔ ایران ج۔ چین د۔ سعودی عرب

۲۰۔ پاکستان کے مغرب میں کونسا ملک واقع ہے؟

ا۔ چین ب۔ سعودی عرب ج۔ ایران د۔ ازبکستان

۲۱۔ پاکستان میں جنوب میں کیا ہیں؟

ا۔ بلند وبالا پہاڑی سلسلے ب۔ بھارت ج۔ بحیرہ عرب د۔ ایران

۲۲۔ پاک بھارت سرحد کی لمبائی کتنی ہے؟

ا۔ 1510 کلومیٹر ب۔ 1710 کلومیٹر ج۔ 1610 کلومیٹر د۔ 1810 کلومیٹر

۲۳۔ پاک ایران سرحد کی لمبائی کتنی ہے؟

ا۔ 834 کلومیٹر ب۔ 835 کلومیٹر ج۔ 836 کلومیٹر د۔ 838 کلومیٹر

۲۴۔ پاک چین سرحد کی لمبائی کتنی ہے؟

ا۔ 575 کلومیٹر ب۔ 580 کلومیٹر ج۔ 585 کلومیٹر د۔ 590 کلومیٹر

۲۵۔ پاک افغان سرحد کی لمبائی کتنی ہے؟

ا۔ 2240 کلومیٹر ب۔ 2250 کلومیٹر ج۔ 2255 کلومیٹر د۔ 2260 کلومیٹر

۲۶۔ 1964ء میں کونسی تنظیم وجود میں آئی؟

ا۔RCD ب۔ECO ج۔OIC د۔UNO

۲۷۔ اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کب قائم کی گئی؟

ا۔1981ء ب۔1982ء ج۔1983ء د۔1985ء

۲۸۔ پاکستان ایٹمی طاقت بن بنا؟

ا۔1996ء ب۔1997ء ج۔1998ء د۔1999ء

۲۹۔ پاکستان اور ازبکستان کے درمیان پہلا فضائی معاہدہ کب ہوا؟

ا۔1990ء ب۔1992ء ج۔1993ء د۔1980ء

۳۰۔ نیشنل بینک آف پاکستان اور پی، آئی، اے کی شاخیں کس ملک کے دارالحکومت میں قائم ہیں؟

ا۔ ترکمانستان ب۔ سعودی عرب ج۔ بھارت د۔ امریکہ

۳۱۔ وسطی ایشیائی ریاستوں میں پاکستان کا قریب ترین ہمسایہ ملک کونسا ہے؟

ا۔ قازقستان ب۔ کرغزستان ج۔ ترکمانستان د۔ تاجکستان

۳۲۔ پاکستان میں انڈس ہائی وے، چلڈرن ہسپتال، PIMS، کوہاٹ ٹنل اور غازی بھروتا کے منصوبے کس ملک کے تعاون سے مکمل ہوئے؟

ا۔ چین ب۔ جاپان ج۔ ایران د۔ جنوبی کوریا

مختصر سوالات

سوال نمبر:1 **پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد کیا ہیں؟**

جواب: **خارجہ پالیسی:** ایک ملک دوسرے ملک کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کیلئے جو پالیسی بناتا ہے اُسے خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد درجہ ذیل ہیں:-

قومی سلامتی وتحفظ: پاکستان نے بیرونی ممالک کے ساتھ تعلقات میں قومی سلامتی وتحفظ کو بہت اہمیت دی ہے۔

نظریاتی تحفظ: پاکستان چونکہ ایک نظریاتی ملک ہے۔اس لئے پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد ہے۔

معاشی ترقی: پاکستان ایک ترقی پزیر ملک ہے۔ اسلئے پاکستان کی خارجہ پالیسی میں معاشی ترقی کو اولین ترجیح حاصل ہے۔

سوال نمبر:2 **پاکستان کی جغرافیائی اہمیت بیان کریں؟**

جواب: **جغرافیائی اہمیت:** ایشیاء کے مرکزی اور دنیا کے اہم خطے میں واقع ہونے کی وجہ سے پاکستان جغرافیائی اور سیاسی لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔

اسلامی دنیا: پاکستان دنیائے اسلام کے وسط میں واقع ہے۔ جو مغرب میں مراکش سے لیکر مشرق میں انڈونیشیاء تک پھیلی ہوئی ہے۔

بڑی طاقتیں: پاکستان دنیا کی ایک بڑی طاقت چین کا ہمسایہ ہے۔ پاکستان چین کے ساتھ شاہراہ قراقرم کے ذریعے ملا ہوا ہے۔ جسکے ذریعے پاکستان چین کیساتھ آمدورفت اور تجارت کرتا ہے۔ جو تجارتی لحاظ سے بہت اہم ہے۔ اسکے علاوہ پاکستان روس کے بھی قریب واقع ہے۔

بحیرہ عرب: پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب کے ساحل پر کراچی کی بندرگاہ ہے۔ جو بین الاقوامی بحری اور فضائی راستوں پر واقع ہونے کے باعث انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ چین کے تعاون سے تعمیر ہونے والی نئی بندرگاہ گوادر سے بھی پاکستان کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔

سوال نمبر 3: **پاکستان اور چین کے تعلقات پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: **سفارتی تعلقات:** چین جب 1949ء میں آزاد ہوا تو پاکستان نے اُنکو سفارتی سطح پر تسلیم کیا اور چین کیساتھ سفارتی تعلقات قائم کیئے۔

دوستانہ تعلقات: پاکستان کے چین سے تعلقات 1960ء کی دہائی سے خاص کر دوستانہ ہو گئے۔ جب پاکستان نے چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے اور سیکورٹی کونسل کی مستقل رکنیت بحال کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

پہلا تجارتی معاہدہ: 1963ء میں پاکستان اور چین کے درمیان پہلا تجارتی معاہدہ طے پایا، تجارتی سمجھوتے کے بعد دونوں ممالک نے باہمی ترجیحی بنیادوں پر تعلقات قائم رکھنے کا فیصلہ کیا۔

دفاعی تعلقات: دفاعی لحاظ سے بھی پاکستان اور چین کے تعلقات بہت گہرے اور مضبوط ہیں۔ پاکستان اور چین نے مشترکہ لڑاکا ہوئی جہاز J.F 17 تھنڈر تیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہیوی مکینکل کمپلیکس ٹیکسلا، ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ، سینڈک پراجکٹ، چشمہ پاور پلانٹ، چترال ٹنل اور الخالد ٹینک وغیرہ بھی چین کی مدد سے تیار کیئے گئے ہیں۔

سوال نمبر 4: **پاکستان اور ازبکستان کے تعلقات بیان کریں؟**

جواب: **ازبکستان:** یہ وسطی ایشیائی ریاست جب سویت یونین سے آزاد ہوا تو پاکستان نے نہ صرف اُنکی آزادی کو تسلیم کیا۔ بلکہ اُنکے ساتھ کئی معاہدات بھی کیئے۔

پہلا فضائی معاہدہ: پاکستان اور ازبکستان کے درمیان پہلا فضائی معاہدہ 1992ء میں کراچی میں ہوا۔

مختلف معاہدے: دونوں ممالک کے درمیان مختلف قسم کے نجی اور سرکاری معاہدے طے پائے۔ جسکے تحت نجی شعبے میں اقتصادی، تجارتی اور کاروباری اور حکومتی سطح پر تجارت، مواصلات، توانائی، بینکاری اور سڑکوں کی تعمیر کے شعبوں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔

باہمی تعلقات: باہمی تعلقات کو ترقی دینے کیلئے دونوں ممالک کے صدر اور وزرائے اعظم ایک دوسرے کے ملکوں کے دورے کرتے رہتے ہیں۔

سوال نمبر 5: **(OIC) او، آئی، سی کیا ہے؟ اسکے قیام کی ضرورت کیوں پیش آئی؟**

جواب: **(OIC) او، آئی، سی:** اسلامی سربراہی کانفرنس دنیا بھر کے مسلمانوں کے سب سے بڑی تنظیم ہے۔ یہ کانفرنس ہر تین سال بعد منعقد ہوتی ہے۔

(OIC) او، آئی، سی کا صدر دفتر: (OIC) او، آئی، سی کا صدر دفتر سعودی عرب کے شہر جدہ میں قائم کیا گیا ہے۔ اور اسکے رکن ممالک کی تعداد 57 یعنی دنیا کے تمام مسلمان ممالک ہیں۔

(OIC) او، آئی، سی کا قیام: مراکش، سعودی عرب، ایران، ملائیشیاء، نائجیریا، پاکستان اور صومالیہ کے ممالک پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جس نے اسلامی ممالک کی حکومتوں سے مشورے کے بعد مراکش کے شہر رباط میں 1969ء میں اسلامی سربراہی کانفرنس کی بنیاد رکھی، جس میں 24 مسلمان ممالک نے شرکت کی۔

ضرورت: اگست 1969ء میں مقبوضہ بیت المقدس میں واقع مسجد اقصیٰ میں آتشزدگی کا واقع ہوا، جس پر عالم اسلام میں تشویش پیدا ہوگئی۔ جس پر تمام اسلامی ممالک نے اکھٹے ہو کر اسلامی ممالک کی ایک ایسی تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ جہاں مسلمان ممالک اپنے باہمی اخوت کو بڑھائیں اور عالم اسلام کو درپیش بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے لائحہ عمل تیار کریں۔

سوال نمبر 6: **اقوام متحدہ میں پاکستان کے کردار پر نوٹ لکھیں؟**

جواب: **اقوام متحدہ:** اقوام متحدہ 24 اکتوبر 1945ء کو معرض وجود میں آئی جسکا مقصد دنیا میں امن کا قیام اور آنے والی نسلوں کو جنگ کے شعلوں سے محفوظ رکھنا تھا۔

اقوام متحدہ میں پاکستان کی شمولیت: پاکستان اپنی آزادی کے ڈیڑھ ماہ بعد یعنی 30 ستمبر 1947ء کو اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

اقوام متحدہ میں پاکستان کا کردار: اقوام متحدہ کے بنیادی اور مخصوص اداروں میں پاکستان اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

جنرل اسمبلی کا اجلاس: پاکستان کے شرکاء نے جنرل اسمبلی کے عمومی اور خصوصی اجلاسوں میں عالمی مسائل پر اپنے نقطۂ نظر کو موثر انداز میں پیش کیا ہے۔

جنرل اسمبلی کی صدارت: پاکستان کے سابق صدر جنرل ضیاء الحق کو 1980ء کو عالم اسلام کے نمائندے کی حیثیت سے جنرل اسمبلی کی صدارت کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

سلامتی کونسل کا رکن: پاکستان کئی بار سلامتی کونسل کا غیر مستقل رکن منتخب ہوا ہے۔ اسی طرح اقتصادی، معاشرتی اور معاشی کونسلوں کی کاروائیوں میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

سوال نمبر 7: پاک افغان تعلقات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: **افغانستان:** پاکستان کا قریب ترین ہمسایہ اور اسلامی ملک ہے جو پاکستان کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ جسکے ساتھ مشترکہ سرحد کی لمبائی 2250 کلومیٹر ہے۔

ابتدائی تعلقات: پاکستان افغانستان کے ساتھ نہ صرف مذہبی بلکہ تاریخی اور ثقافتی رشتوں میں بھی منسلک ہے۔ تاہم دونوں ممالک اتنے قریب ہونے کا باوجود اپنے تعلقات کی ابتدا دوستانہ انداز میں نہ کر سکے۔

خوشگوار تعلقات: اگست 1956ء میں پاکستانی صدر کا دورہ افغانستان اور نومبر 1956ء میں افغانستان کے وزیر اعظم کا دورہ پاکستان تعلقات خوشگوار بنانے میں اہم ثابت ہوا۔

افغانستان کے ساتھ تعاون: افغانستان میں سمندر نہ ہونے کیوجہ سے پاکستان افغانستان کو راہداری کی سہولت فراہم کرتا ہے۔اسکے علاوہ روسی حملے کیوجہ سے لاکھوں افغان مہاجرین کو پناہ دی اور اُنکو ضروریات زندگی فراہم کیں۔

سفارتی تعلقات: 1992ء میں افغان مجاہدین حکومت کیساتھ سفارتی تعلقات قائم کئے۔جبکہ 1996ء میں طالبان حکومت کو تسلیم کیا اور سفارتی تعلقات قائم کئے۔طالبان حکومت کے خاتمے کے بعد کرزئی حکومت کیساتھ سفارتی تعلقات قائم کئے جو ابھی تک قائم ہے۔اسکے علاوہ افغانستان کو امداد دینے والے ملکوں میں پاکستان سرفہرست ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر:1 **پاکستان کے ہمسایہ ممالک کیساتھ تعلقات کی اہمیت بیان کریں۔**

جواب: **پاکستان کے ہمسایہ ممالک:** پاکستان جنوبی ایشیاء کے شمال مغرب میں واقع ہے۔پاکستان کے شمال مغرب میں اسلامی برادر ملک افغانستان واقع ہے۔مغرب میں ایران،مشرق میں بھارت اور شمال مشرق میں عوامی جمہوریہ چین کے ہمسایہ ممالک واقع ہیں۔

پاکستان کے ہمسایہ ممالک کیساتھ تعلقات:-

پاک افغانستان تعلقات: افغانستان پاکستان کے شمال مغرب میں واقع ہے،جسکی پاکستان کیساتھ مشترکہ سرحد کی لمبائی 2250 کلومیٹر ہے۔پاکستان کیساتھ اتنا قریب ہونے کے باوجود بھی دونوں ممالک اپنے تعلقات کی ابتداء دوستانہ انداز میں نہ کر سکے۔

مذہبی اور ثقافتی تعلقات: دونوں ممالک مسلمان ہونے کا ناطے مذہبی اور ثقافتی رشتوں میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔دونوں ممالک کے مذہبی تاریخی اور ثقافتی تعلقات انتہائی مضبوط ہیں۔

سیاسی تعلقات: دونوں ممالک کے سیاسی تعلقات کا آغاز اچھا نہ تھا،کیونکہ 1947ء میں پاکستان جب اقوام متحدہ کا رکن بنا چاہتا تھا تو افغانستان اُسکی مخالفت کی تھی لیکن اگست 1956ء میں وزیر اعظم پاکستان کا دورہ افغانستان اور نومبر 1956ء میں افغان صدر کا دورہ پاکستان سیاسی تعلقات کی بحالی میں مدد گار ثابت ہوا۔

کمیونسٹ انقلاب: کمیونسٹ انقلاب کے پیش نظر شروع ہونے والے جہاد کی پاکستان نے حمایت کی اور لاکھوں مہاجرین کو پناہ دی اور اُنکو ضروریات زندگی فراہم کیں۔

سفارتی تعلقات: پاکستان نے ہمیشہ سفارتی سطح اور افغان حکومت کی تائید کی ہے اور بہتر تعلقات قائم کئے 1992ء میں جب افغان مجاہدین کی حکومت قائم ہوئی تو پاکستان نے اُنکی حکومت کو تسلیم کیا اور سفارتی تعلقات قائم کئے پھر 1996ء میں طالبان حکومت کی حمایت کی اور طالبان حکومت کے خاتمے کے بعد کرزئی حکومت کیساتھ سفارتی تعلقات قائم کئے۔جو ابھی تک قائم ہے۔

ایران کیساتھ تعلقات: پاکستان کے مغرب میں ایران واقع ہے جسکے ساتھ مشترکہ سرحد کی لمبائی 832 کلومیٹر ہے۔ایران اور پاکستان اسلامی،تاریخی،ثقافتی اور سماجی رشتوں میں ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں۔

ابتدائی تعلقات: پاکستان بننے کے بعد ایران پہلا ملک تھا جس نے پاکستان کو تسلیم کیا۔اسکے فوراً بعد پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان ایران کے سرکاری دورے پر گئے۔اور شاہ ایران بھی 1950ء میں پاکستان تشریف لائے۔

سیاسی تعلقات: پاکستان اور ایران کے سیاسی تعلقات مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں۔دونوں ممالک RCD تنظیم کے رکن تھے لیکن جب RCD تنظیم ختم ہوئی تو دونوں ممالک (E.C.O) اقتصادی تعاون کی تنظیم کے ممبر بنے اسکے علاوہ ایران اور پاکستان نے 8 ترقی پذیر ممالک پر مشتمل تنظیم D.8 بھی قائم کی ہے۔

باہمی تعاون: 1956ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں میں ایران نے پاکستان کی مالی،اخلاقی اور سفارتی مدد کی 1998ء میں ایٹمی دھماکوں کی وجہ سے پاکستان پر معاشی پابندیاں لگائی گئی۔ایران نے اس کھڑے وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا اور مختلف شعبوں میں مدد فراہم کی۔

چین کیساتھ تعلقات: پاکستان کے شمال مشرق میں ہمسایہ دوست ملک چین واقع ہے جسکے ساتھ پاکستان کی مشترکہ سرحد کی لمبائی 585 کلومیٹر ہے۔

ابتدائی تعلقات: چین جب آزاد ہوا تو سب سے پہلے پاکستان نے اُنکو تسلیم کیا 1950ء کے عشرے میں دونوں ممالک کے درمیان سرحدی تنازعہ شروع ہوا تاہم دونوں ممالک نے اسے خوش اسلوبی سے حل کرلیا۔

سیاسی اور ثقافتی تعلقات: پاکستان اور چین بین الاقوامی سطح پر ہمیشہ ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے اور سکیورٹی کونسل کی مستقل رکنیت بحال کرانے میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا۔

دفاعی اور تجارتی تعلقات: 1963ء میں پاکستان اور چین کے درمیان پہلا تجارتی معاہدہ طے پایا،دفاعی لحاظ سے دونوں ممالک کے تعلقات انتہائی خوشگوار اور مضبوط ہیں دونوں ممالک نے مشترکہ لڑاکا ہوائی جہاز J.F17 تھنڈر تیار کیا ہے۔

گوادر بندگاہ: پاکستان کی دوسری بڑی بندگاہ گوادر بھی چین کی مدد سے تعمیر ہوئی ہے۔

مختلف منصوبے: چین کے تعاون سے پاکستان میں مختلف منصوبے چل رہے ہیں جس میں ہیوی مکینکل کمپلیکس ٹیکسلا،ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ،سینڈک پراجیکٹ،چشمہ پاور پلانٹ،چترال ٹنل،الخالد ٹینک وغیرہ شامل ہیں۔

بھارت کے ساتھ تعلقات: بھارت پاکستان کے مشرق میں واقع ہے قیام پاکستان سے لے کر اب تک دونوں ممالک کے تعلقات میں مختلف اوقات میں نشیب و فراز آتے رہے ہیں۔ذیل میں اسکا خلاصہ پیش ہے۔

مسئلہ کشمیر: دونوں ممالک کے درمیان مسئلہ کشمیر بنیادی مسئلہ ہے۔اس مسئلے کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان تین جنگیں بھی ہو چکی ہیں۔

سندھ طاس معاہدہ: 1960ء میں دونوں ممالک کے درمیان سندھ طاس معاہدہ پر دستخط ہوئے جسکے تحت پانی کا تقسیم عمل میں آیا۔

باہمی مذاکرات: 1972ء میں دونوں ممالک نے اپنے اختلافات کو باہمی مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کا معاہدہ کیا جس سے تعلقات بہتر ہوئے اور مسافروں کی آمدورفت شروع ہوئی۔

سارک سربراہ کانفرنس: 2004ء سارک سربراہ کانفرنس اسلام آباد میں دونوں ممالک کے صدر اور وزیر اعظم کے درمیان مذکرات ہوئے اور کئی سمجھوتے ہوئے، اب کافی حد تک دونوں ممالک کے تعلقات میں بہتری آئی ہے۔

سوال نمبر:2 **پاکستان کے وسط ایشائی ریاستوں کیساتھ تعلقات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: **وسطی ایشائی ریاستیں:** وسطی ایشیائی ریاستوں (ازبکستان، ترکمانستان، قازقستان، کرغستان اور تاجکستان) کی سویت یونین سے آزادی حاصل کرنے کے بعد پاکستان نے نہ صرف ان ممالک کی آزادی کو تسلیم کیا بلکہ ان سے سیاسی، معاشی اور تجارتی تعلقات قائم کئے۔

ازبکستان کے ساتھ تعلقات: ازبکستان کی آزادی کے بعد پاکستان نے ازبکستان کیساتھ تعلقات کو مضبوط بنانے کیلئے مختلف معاہدے کیئے۔اس سلسلے میں پہلا فضائی معاہدہ 1992ء میں کراچی میں ہوا۔

نجی شعبہ میں تعاون: 1992ء میں ازبکستان اور پاکستان کے مابین تجارت، مواصلات، توانائی اور بینکاری کے علاوہ نجی شعبہ میں اقتصادی، تجارتی اور کاروباری تعلقات کو فروغ دینے کیلئے 5 مختلف معاہدوں پر دستخط ہوے۔

مسئلہ کشمیر پر ازبکستان کا موقف: مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں ازبکستان پاکستان کے موقف کی تائید کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو وہاں کے عوام کی خواہشات کے مطابق حل کیا جائے۔

ترکمانستان کے ساتھ تعلقات: جغرافیائی لحاظ سے پاکستان اور ترکمانستان ایک دوسرے سے کافی دور واقع ہے۔لیکن دونوں ممالک کے مابین دوستانہ تعلقات انتہائی خوشگوار ہے۔اور کسی بھی معاملے پر دونوں ممالک میں باہمی اختلافات نہیں پائے جاتے۔

پی، آئی، اے اور نیشنل بینک آف پاکستان: پی، آئی، اے اور نیشنل بینک آف پاکستان نے ترکمانستان کے دارالحکومت اشک آباد میں اپنی شاخیں قائم کی ہیں۔

قدرتی گیس کا معاہدہ: پاکستان اور ترکمانستان کے مابین قدرتی گیس خریدنے کا معاہدہ ستمبر 1991ء میں طے پایا۔

مشترکہ کمیشن کا قیام: دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ کمیشن کا قیام 1999ء میں عمل میں لایا گیا تاکہ مختلف شعبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دیا جاسکے۔

قازقستان کے ساتھ تعلقات: رقبے کے لحاظ سے عالم اسلام کے سب سے بڑے ملک قازقستان کیساتھ پاکستان کے تعلقات خوشگوار ہیں اور دونوں ممالک کے خیالات ہر سطح پر ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔

مختلف نوعیت کے معاہدے: 1992ء میں قازقستان کے صدر پاکستان تشریف لائے اور مختلف نوعیت کے متعدد معاہدوں پر دستخط ہوئے۔جن میں سائنس اور ٹیکنالوجی، تجارت، معیشت اور ذرائع آمدورفت کے شعبے شامل ہیں۔

راہداری معاہدہ: 1998ء میں پاکستان، چین، کرغستان اور قازقستان کے مابین راہداری تجارت (Transit Trade) کا معاہدہ طے پایا۔

کرغستان کے ساتھ تعلقات: کرغستان کیساتھ پاکستان کے تعلقات انتہائی خوشگوار ہیں اور علاقائی اور عالمی امور میں ان کے خیالات میں اہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

اقتصادی وثقافتی تعاون: 1991ء میں پاکستان اور کرغستان کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دینے کا معاہدہ ہوا۔

سفارتی تعلقات: دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات 1994ء میں شروع ہوئے اور سفارتخانے کھولے گئے۔منشیات پر قابو پانے کیلئے بھی دونوں ممالک کے درمیان سمجھوتہ طے پایا ہے

تاجکستان کے ساتھ تعلقات: وسطی ایشیائی ریاستوں میں تاجکستان پاکستان کا قریب ترین ہمسایہ ملک ہے۔جسکو پاکستان سے افغانستان کا ایک چھوٹا سا علاقہ واخان جدا کرتا ہے۔ پاکستان اور تاجکستان کے تعلقات بھی نہایت خوشگوار اور دوستانہ ہیں۔

پاکستان کو بجلی کی پیشکش: جنوری 1992ء میں تاجکستان نے پاکستان میں بجلی کا بحران دور کرنے کیلئے فاضل بجلی فراہم کرنے کی پیشکش کی۔

دوطرفہ پروازیں اور راہداری کی سہولت: دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ پروازوں کا معاہدہ ہوا ہے۔ پاکستان تاجکستان کو راہداری کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

دوطرفہ معاہدے: 1994ء میں دونوں ممالک نے دوطرفہ معاہدوں پر دستخط کیے جسکے مطابق دونوں ممالک باہمی مفاد میں ٹیکنالوجی، سائنس، اقتصادی اور تجارتی کو فروغ دیں گے۔

سوال نمبر:3 پاکستان سعودی تعلقات کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: **سعودی عرب پاکستان تعلقات:** سعودی عرب کیساتھ پاکستان کے تعلقات بہت گہرے اور دوستانہ ہے۔ اسلامی ممالک ہونے کے ناطے دونوں ممالک مضبوط مذہبی اور ثقافتی رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔

ابتدائی تعلقات: سعودی عرب ان چند ممالک میں سے ایک ہے جنھوں نے ابتداہی میں پاکستان کو تسلیم کیا اور قیام پاکستان سے پہلے تحریک پاکستان کی بھی بھرپور حمایت کی تھی۔

اقتصادی تعلقات: سعودی حکومت نے ہر کھڑے وقت میں پاکستانی معیشت کو سہارا دیا ہے۔ دونوں ممالک نے باہمی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کیلئے الجزیرہ کے نام سے ایک بینک بھی متعارف کرایا ہے۔ اسکے علاوہ سعودی حکومت پاکستان میں کھاد، سیمنٹ اور دوسری صنعتوں کی بہتری کیلئے کثیر امداد فراہم کرتا ہے۔

سربراہان مملکت: دونوں ممالک کے سربراہان مملکت ایک دوسرے کے ممالک کے دورے کرتے رہتے ہیں۔ سعودی فرمانروا سعود بن عبدالعزیز نے 1954ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔ جبکہ

1966ء میں صدر ایوب خان سعودی عرب کے سرکاری دورے پر گئے۔

مسئلہ کشمیر: سعودی حکومت نے ہر سطح پر پاکستان کے موقف کی تائید کی ہے۔ تحریک پاکستان سے لیکر مسئلہ کشمیر تک سعودی حکومت نے پاکستانی حکومت کا ساتھ دیا۔

بنگلہ دیش کا مسئلہ: بنگلہ دیش کے مسئلے کو سعودی حکومت نے پاکستان کی سالمیت اور یکجہتی کے خلاف سازش سے تشبیہ دی اور بنگلہ دیش کی آزادی کو تب تسلیم کیا۔ جب پاکستان نے خود بنگلہ دیش کی آزادی کو تسلیم کیا۔

افغان مہاجرین کا مسئلہ: روس افغان جنگ کے سلسلے میں لاکھوں مہاجرین پاکستان ہجرت کر کے آئے اُن مہاجرین کی امداد کے سلسلے میں سعودی حکومت نے ہمیشہ پاکستان کو مالی امداد فراہم کیا۔

سیاسی تعلقات: سعودی فرمانروا شاہ فیصل کی کوششوں سے دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس لاہور میں منعقد ہوئی تاکہ پاکستان کا امیج دنیا میں بہتر ہو۔

دفاعی تعلقات: دفاع کے شعبے میں پاکستان سعودی جوانوں کو فوجی تربیت دیتا ہے۔ اسکے علاوہ سعودی حکومت پاکستان سے مختلف قسم کا اسلحہ بھی خریدتا ہے۔

سعودی عرب کے ساتھ محبت: پاکستانی عوام اور حکومت کو سعودی عرب کیساتھ انتہائی محبت ہے۔ جسکا اظہار انہوں نے اسلام آباد میں فیصل مسجد کا نام رکھنے اور مشہور شہر لائل پور کا نام تبدیل کر کے فیصل آباد رکھ کر لیا ہے۔

مختلف قسم کی امداد: 8 اکتوبر 2005ء کے تباہ کن زلزلے اور 2010ء کے سیلاب میں سعودی عرب نے پاکستان کی بھرپور مدد کی۔

سوال نمبر:4 بڑی طاقتوں کیساتھ پاکستان کے تعلقات کا جائزہ لیں۔

جواب: **پاکستان کے بڑی طاقتوں سے تعلقات:** پاکستان کی شروع ہی سے خواہش تھی کہ دنیا کے تمام ممالک کیساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرے۔ چونکہ پاکستان اقتصادی اور دفاعی لحاظ کمزور تھا اسلئے پاکستان چاہتا تھا کہ دفاعی اور معاشی لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک سے قریبی دوستانہ تعلقات قائم کرے، اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان نے امریکہ، چین، برطانیہ، روس، یورپی یونین کے ممالک اور جاپان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔

امریکہ کیساتھ تعلقات: پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کی نوعیت مختلف اوقات میں مختلف رہی۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان نے امریکہ کا دورہ کیا۔ 1950ء میں پاکستان سیٹو اور سینٹو کا رکن بنا، تاہم 1965ء اور 1971ء پاک بھارت جنگوں میں امریکہ کی پاکستان کی مدد نہ کرنے کی وجہ سے سیٹو اور سینٹو سے علیحدگی اختیار کر لی۔ 1979ء میں ایرانی انقلاب اور کمیونسٹ، افواج کی افغانستان میں مداخلت کے بعد امریکہ ایک بار پھر پاکستان کی طرف راغب ہوا، لیکن 1989ء میں روسی افواج کے انخلاء کے بعد امریکہ نے پاکستان کو دی جانے والی امداد بند کردی۔ 1998ء میں ایٹمی دھماکوں کے مدنظر پاکستان پر معاشی پابندیاں لگادی گئی لیکن 11 ستمبر 2001ء کے واقعے کے بعد امریکہ کو ایک بار پھر پاکستان کی مدد لینا پڑی اور دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔

برطانیہ کے ساتھ تعلقات: پاکستان کے برطانیہ کے ساتھ تعلقات کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے، کیونکہ پاکستان اور برطانیہ دولت مشترکہ کے رکن ہیں اور دونوں ممالک میں تمام عالمی مسائل پر ہم آہنگی اور یگانگت پائی جاتی ہے۔ اگرچہ 1971ء میں بنگلہ دیش میں سیاسی اور آئینی بحران کے دوران دونوں ممالک کے تعلقات کشیدہ رہے تاہم بعد کے حالات نے انہیں ایک بار پھر نسبتا خوشگوار بنادیا۔

یورپی یونین کے ساتھ تعلقات: یورپی یونین کیساتھ پاکستان کے تعلقات دوستانہ اور خوشگوار بنیادوں پر قائم ہیں۔ پاکستان اپنی برآمدات کا 20% یورپی یونین کو برآمد کرتا ہے۔ یورپی یونین پاکستان میں تعلیم، بہبود آبادی، انسانی ترقی، ماحولیاتی آلودگی، چائلڈ لیبر، نشے کی لعنت سے نجات اور دیہی مراکز صحت میں کافی مدد کرتا ہے۔

جاپان کیساتھ تعلقات: 1960ء کی دھائی کے بعد جاپان ایک جدید صنعتی ترقی یافتہ ملک کے طور پر اُبھرا اور اس نے نہ صرف پاکستان کی مالی معاونت کی بلکہ پاکستان کی ترقی کیلئے پاکستان میں اچھی خاصی سرمایہ کاری بھی کی حکومت جاپان نے پاکستان میں انڈس ہائی وے، چلڈرن ہسپتال، PIMS، کوہاٹ ٹنل اور غازی بھروتا جیسے عظیم منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

روس کیساتھ تعلقات: روس اور پاکستان کے باہمی سفارتی تعلقات کا آغاز 1948ء سے ہوا 1980ء کی دھائی میں پاکستان نے افغان مجاہدین کی مدد کی۔ جسکی وجہ سے تعلقات کشیدہ ہوئے۔ 2000ء کے بعد سے دونوں ملکوں کے تعلقات میں تیزی سے بہتری آنی شروع ہوئی اور دونوں ملکوں کے تعلیمی، ثقافتی، فوجی اور سرکاری وفود کے تبادلے شروع ہوئے۔

چین کے ساتھ تعلقات: پاکستان اور چین کے تعلقات ابتدا ہی سے کافی خوشگوار اور دوستانہ ہیں اور ہر مشکل گھڑی میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ پاکستان اور چین مختلف قسم کے دفاعی، زرعی، ترقیاتی اور صنعتی منصوبوں میں ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں۔

سوال نمبر:5 مسئلہ کشمیر اور پاک بھارت تعلقات تفصیلاً بیان کریں؟

جواب: **کشمیر:** متحدہ ہندوستان کے 560 ریاستوں میں کشمیر سب سے بڑی ریاست تھی۔ جسکا کل رقبہ 84471 مربع میل تھا۔ جو کوہ ہندوکش، کوہ ہمالیہ اور کوہ قراقرم کے پہاڑوں میں گھیرا ہوا ہے۔ اسکے جنوب اور مغرب میں پاکستان شمال میں چین اور روس میں مشرق میں تبت اور جنوب مشرق میں بھارت واقع ہے۔

کشمیر کی آبادی: 1941ء کی مردم شماری کے مطابق کشمیر کی کل آبادی 4021, 616 تھی جس میں 3, 100, 000 مسلمان اور 09, 000 ہندو آبادی شامل تھی۔

مسئلہ کشمیر: کشمیر کا مسئلہ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے وقت سے چلا آرہا ہے۔ 3 جون 1947ء کے منصوبے میں ریاستوں سے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ یہ ریاستیں آزاد ہیں۔ یہ ریاستیں پاکستان یا بھارت میں سے کسی کے ساتھ بھی الحاق کر سکتی ہیں۔ تاہم الحاق کے وقت اپنے جغرافیائی محل وقوع اور رعایا کی مرضی کا خیال رکھیں لیکن کشمیر کا راجہ ہری سنگھ ڈوگرا تھا۔ وہ کشمیر کا الحاق مسلمانوں کی مرضی کے خلاف بھارت سے کرانا چاہتا تھا۔

جس پر کشمیر کے مختلف حصوں سے لوگ آزادی کی جنگ کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کشمیر کا کچھ حصہ آزاد کرا لیا جہاں آزاد کشمیر کی حکومت قائم کی گئی۔

بھارتی فوجی مداخلت: ہندوؤں اور سکھوں نے انتقامی کاروائی کرتے ہوئے بے گناہ کشمیری مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا جسکے نتیجے میں خانہ جنگی شروع ہوگئی کشمیری مہاراجہ ہری سنگھ نے خانہ

جنگی کا فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کے مرضی کیخلاف 27 اکتوبر کو بھارت کیساتھ الحاق کا اعلان کر دیا اور بھارت سے فوج طلب کی۔

1948ء کی پاک بھارت جنگ: کشمیری مسلمانوں نے قبائلی علاقوں کے مسلمانوں سے مدد کی درخواست کی جنہوں نے اس درخواست پر لبیک کہتے ہوئے وادی کشمیر میں داخل ہوئے۔اس طرح 1947,48ء میں پاکستان کو اپنی سرحدوں کے دفاع کے لئے کشمیر جنگ میں شامل ہونا پڑا۔

اقوام متحدہ کا کردار: پاکستان کی جنگ میں شمولیت پر بھارت نے کشمیر کا مسئلہ یکم جنوری 1948ء کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پیش کیا۔اقوام متحدہ نے کشمیر کا مسئلہ پرامن طور پر حل کرنے کیلئے (13 اگست 1948ء اور جنوری 1949ء) کو دو قرار دادیں منظور کیں جن کے مطابق دونوں ممالک میں جنگ بندی کرائی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ کشمیری عوام استصواب رائے سے اپنے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کریں گے اور یہ استصواب رائے اقوام متحدہ کی نگرانی میں کرایا جائے گا لیکن مختلف وجوہات کی بنا پر آج تک کسی بھی قرار داد عمل نہ ہوسکا اور بھارتی فوج آج تک وہاں موجود ہے اور ظلم و بربریت کا بازار گرم رکھا ہے۔

پاک بھارت تعلقات: پاکستان اور بھارت کے تعلقات قیام پاکستان سے لے کر آج تک خوشگوار خطوط پر استوار نہیں ہوسکے۔

بنیادی مسئلہ: پاکستان اور بھارت کے درمیان بنیادی مسئلہ کشمیر ہے۔کیونکہ اسی مسئلے کیوجہ سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کشیدہ ہیں اور اسی مسئلے کیوجہ سے بھارت اور پاکستان کے درمیان تین جنگیں ہو چکی ہیں۔

سندھ طاس معاہدہ: یکم اپریل 1948ء کو بھارت نے پاکستانی نہروں کے ہیڈ ورکس بند کر دیے،جس سے پنجاب کے فصلوں کو نقصان پہنچا،پانی کے مسئلے کے حل کیلئے دونوں ممالک کے درمیان 1960ء میں معاہدہ سندھ طاس طے پایا جسکے ذریعے نہری پانی کا مسئلہ حل ہوگیا۔

شملہ معاہدہ: جولائی 1972ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان شملہ کے مقام پر ہوا جسے شملہ معاہدہ کہتے ہیں۔جس سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں بہتری آئی۔مسافروں کی آمدورفت شروع ہوئی اور محدود پیمانے ہر تجارت بھی شروع ہوئی۔

ایٹمی تنصیبات: 1988ء میں دونوں ممالک کے وزرائے اعظم نے ایک معاہدے پر دستخط کئے جسکی رو سے دونوں ممالک ایک دوسرے کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کے پابند ہوں گے

کشمیریوں کی تحریک آزادی:

1989ء میں بھارت کیخلاف کشمیریوں نے مسلح تحریک آزادی شروع کردی تو بھارت نے پاکستان کو اسکا ذمہ دار ٹھرایا۔

Tehkals.com Learn & Teach

باب نمبر:3 معاشی ترقی

مشقی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات میں سے درست کا انتخاب کریں۔

ا۔ پاکستان میں جامع منصوبہ بندی کا آغاز کب ہوا؟

ا۔1950ء ب۔1952ء ج۔1953ء د۔1955ء

۲۔ پاکستان اپنے ضرورت کا کتنے فیصد تیل درآمد کرتا ہے؟

ا۔75 ب۔80 ج۔85 د۔90

۳۔ قدرتی گیس کا کتنے فیصد کھاد بنانے والے کارخانوں میں استعمال ہوتا ہے؟

ا۔29 ب۔24 ج۔33 د۔37

۴۔ ہمارے ملک کی کل آبادی کا کتنے فیصد زراعت سے وابسطہ ہے؟

ا۔51 ب۔65 ج۔70 د۔75

۵۔ ہمارے ملک کے کتنی فیصد بجلی آبی ذخائر سے حاصل کی جاتی ہے؟

ا۔30 ب۔38 ج۔47 د۔49

۶۔ وہ کون سا ذریعہ توانائی ہے جو استعمال سے ختم نہیں ہوتا؟

ا۔پانی ب۔تیل ج۔یورینیم د۔گیس

۷۔ مال کی خرید وفروخت کو کیا کہا جاتا ہے؟

ا۔صنعت ب۔درآمدات ج۔برآمدات د۔تجارت

۸۔ پاکستان میں قدرتی گیس سب سے پہلے کس صوبے میں دریافت ہوئی؟

ا۔خیبرپختونخوا ب۔بلوچستان ج۔سندھ د۔پنجاب

۹۔ کاریز کے ذریعے آب پاشی کا نظام کس صوبے میں رائج ہے؟

ا۔بلوچستان ب۔پنجاب د۔سندھ د۔خیبرپختونخوا

۱۰۔ پاکستان میں شمسی توانائی کا پاور سٹیشن کہاں واقع ہے؟

ا۔لاہور ب۔کوئٹہ ج۔اوکاڑہ د۔فیصل آباد

۱۱۔ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن (PIDC) کب قائم کی گئی؟

ا۔1952ء ب۔1953ء ج۔1954ء د۔1955ء

۱۲۔ صوبہ سندھ کے وہ علاقے جہاں پانی کی کمی ہے وہاں کتنے ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے؟

ا۔200 ب۔500 ج۔1000 د۔10,000

۱۳۔ پاکستان میں صنعتی کارکنوں کا کتنے فیصد گھریلو صنعت میں کام کرتا ہے؟

ا۔80فیصد ب۔85فیصد ج۔90فیصد د۔92فیصد

۱۴۔ مجموعی پیداوار میں گھریلو صنعتوں کا حصہ کتنے فیصد ہے؟

ا۔2.2فیصد ب۔2.5فیصد ج۔3.5فیصد د۔3.8فیصد

۱۵۔ کراچی میں موجودہ ہری توانائی کے بجلی گھر میں کتنے میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش ہے؟

ا۔130 میگاواٹ ب۔132 میگاواٹ ج۔135 میگاواٹ د۔137 میگاواٹ

۱۶۔ میانوالی ایٹمی بجلی گھر کی پیداواری صلاحیت کتنے میگاواٹ ہے؟

ا۔200 میگاواٹ ب۔150 میگاواٹ ج۔300 میگاواٹ د۔350 میگاواٹ

۱۷ تھر میں کوئلے کے ذخائر کا اندازہ کتنے بلین ٹن لگایا گیا ہے؟

ا۔75 بلین ٹن ب۔175 بلین ٹن ج۔200 بلین ٹن د۔275 بلین ٹن

Tehkals.com Learn & Teach

مختصر سوالات

سوال:1 **معدنی تیل پر نوٹ لکھیں؟**

جواب: **تیل کی اہمیت:** آج کل تیل کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ تیل سے بحری اور ہوائی جہاز،موٹر کاریں، ریل گاڑیاں ، زرعی مشینیں اور کارخانے چلتے ہیں اور تھرمل بجلی بھی تیل سے پیدا کی جاتی ہے۔

پاکستان میں تیل کے ذخائر: پاکستان میں معدنی تیل کوٹ سارنگ ،توت ،میال ،کھوڑ ،ڈھلیاں ،ڈھوڈک ، کرسال ،ضلع بدین اور آدھی قاضیان میں پایا جاتا ہے۔صوبہ سندھ کے جنوبی حصوں میں بھی تیل کے وافر ذخائر موجود ہیں۔

پاکستان میں تیل کی پیداوار: پاکستان اپنے ضرورت کا 10 فی صد تیل پیدا کر رہا ہے باقی 90 فی صد دوسرے ممالک سے درآمد کرتا ہے۔

سوال:2 **درجہ ذیل پر نوٹ لکھیں؟**

جواب: (ا) **قدرتی گیس:** قدرتی گیس بھی تیل کی طرح بہت اہمیت حاصل کرگئی ہے۔

قدرتی گیس کا استعمال: قدرتی گیس پاکستان میں گھریلوں استعمال کے علاوہ گاڑیاں چلانے کھاد بنانے سیمنٹ بنانے والے کارخانوں اور تھرمل بجلی پیدا کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

پاکستان میں قدرتی گیس کے ذخائر: قدرتی گیس کا پہلا ذخیرہ صوبہ بلوچستان میں سوئی کے مقام پر دریافت ہوا صوبہ سندھ میں خیر پور، ساری، ہنڈی، مزارانی، کنڈ کوٹ، سارنگ اور پنجاب میں ڈھوڈک، پیرکوہ، ڈھلیاں اور میال اور صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع کرک میں قدرتی گیس کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

(ب) **کوئلہ:** قدرتی معدنیات میں کوئلہ ایک اہم معدنی دولت ہے۔

کوئلے کا استعمال: تیل اور گیس کے عام ہونے سے پہلے کارخانوں اور ریلوے انجنوں کو کوئلے کے ذریعے چلایا کا تاتھا۔

پاکستان میں کوئلے کے ذخائر: کوئلہ پاکستان میں مختلف جگہوں سے نکالا جاتا ہے۔جس میں مچھ،خوست، سار،شارگ ،ڈیگاری، بولان، لاکھڑا،مکڑوال، جمپیر اور تھرپارکر علاقے شامل ہیں۔

دنیا کا سب سے بڑا کوئلہ کا ذخیرہ: دنیا کا سب سے بڑا کوئلے کا ذخیرہ تھر (صوبہ سندھ) میں دریافت ہوا ہے۔

(ج) **زراعت:** زراعت پاکستانی لوگوں کا پرانا پیشہ ہے اور ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔

خوراک کی ضرورت: پاکستان کی آبادی کا تقریباً 65 فی صد لوگ بلواسطہ یا بلاواسطہ زراعت سے منسلک ہیں اور زراعت سے ہماری خوراک کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔

حیوانی وسائل: زراعت ہی سے جانوروں کیلئے چارہ فراہم ہوتا ہے،اسی وجہ سے حیوانی وسائل کی ترقی بھی زرعی ترقی پر منحصر ہے۔

زرعی محاصل: ہمارے ملکی دولت کا 32 فی صد اور زرمبادلہ کا 45 فی صد زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔

سوال:3 **پاکستان میں آبپاشی کے ذرائع کون کون سے ہیں۔مختصراً بیان کریں؟**

جواب: **آبپاشی کے ذرائع:** پاکستان کے زیادہ تر علاقوں میں بارش ناکافی ہوتی ہے اور آبپاشی کے ذریعے ہی فصلیں اگائی جاتی ہیں۔نہریں، ٹیوب ویل، کنویں، تالاب، بیراج وغیرہ پاکستان میں آبپاشی کے اہم ذرائع ہے۔

نہری نظام: ہمارے ملک کا نہری نظام دنیا کا بہترین نہری نظام ہے اور ہمارے ملک کے زیر کاشت رقبے کا 70 فیصد رقبہ نہروں کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔

ٹیوب ویل: آبپاشی کیلئے پاکستان میں لاکھوں کی تعداد میں ٹیوب بنائے گئے ہیں۔

کاریز: پانی کے ذخائر سے زیر زمین جونالیاں نکالی گئی ہیں۔انہیں کاریز کہتے ہیں۔آبپاشی کیلئے یہ طریقہ بلوچستان میں رائج ہے۔

ڈیم: پاکستان میں تین بڑے ڈیم تربیلہ،منگلہ اور ورسک کے مقامات پر ہیں۔جو بجلی پیدا کرنے کیساتھ ساتھ آبپاشی کے مسائل بھی حل کرتے ہیں۔

بیراج: دریاؤں سے پانی حاصل کرنے کیلئے پاکستان میں مختلف جگہوں پر بڑے بڑے بیراج بنائے گئے ہیں۔جو آبپاشی کا بہترین ذریعہ ہے۔

سوال:4 **چھوٹے پیمانے کی صنعتیں کون سی ہیں؟**

جواب: **چھوٹے پیمانے کی صنعتیں:** وہ صنعتیں جو گھر پر اور گھریلوں سطح پر اور چھوٹے پیمانے پر تیار کئے جاتے ہیں۔چھوٹے پیمانے کی صنعتیں کہلاتی ہیں۔

معیشت کی ترقی: چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ملکی معیشت کو ترقی دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔یہ صنعتیں ہماری روزمرہ ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ بڑی مقدار میں برآمدی اشیاء بھی تیار کرتی ہیں۔

چھوٹے پیمانے پر بنائی جانے والی صنعتیں: چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں قالین بافی، دھات کا کام، ہوزری، جفت سازی، کھیلوں کا سامان، آلات جراحی، لکڑی کا سامان، پلاسٹک کا سامان اور چمڑے کا سامان وغیرہ شامل ہے۔

صنعتی کارکن: ہمارے ملک کے صنعتی کارکنوں کا 80 فی صد چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں کام کرتا ہے۔

مجموعی قومی پیداوار: مجموعی قومی پیداوار میں صنعتوں کا حصہ 2.5 فی صد ہے۔

سوال:5 **درآمدات کسے کہتے ہیں؟ پاکستان کے اہم درآمدات کون سے ہیں؟**

جواب: **درآمدات:** جن اشیاء کی ملک میں ضرورت ہوتی ہے۔انہیں خرید کر ملک میں لایا جاتا ہے۔ان اشیاء کو درآمدات کہتے ہیں۔

پاکستان کے اہم درآمدات: پاکستان کی اہم درآمدات میں گاڑیاں، گاڑیوں کے پرزے، کیمیکلز، کھادیں، ادویات، مشینری، لوہا، پٹرول، صنعتی خام مال، سٹیشنری، چائے، کھانے کا تیل اور دفاعی سامان وغیرہ سامان شامل ہیں۔

درآمدی ممالک: پاکستان یہ اشیاء زیادہ تر چین، جاپان، امریکہ، سعودی عرب اور ملائیشیا کے علاوہ دیگر ایشیائی، یورپی اور افریقی ممالک سے منگواتا ہے۔

سوال:6 برآمدات کسے کہتے ہیں؟ پاکستان کی اہم برآمدات کون سی ہیں؟

جواب: **برآمدات:** وہ اشیاء جن کی پیداوار ملکی ضرورت سے زیادہ ہو اور وہ دوسرے ممالک کو فروخت کردی جاتی ہے۔ ان اشیاء کو برآمدات کہتے ہیں۔

پاکستان کی اہم برآمدات: پاکستان کی اہم برآمدات میں سوتی دھاگہ، سوتی کپڑا، اونی کپڑا، ریڈی میڈ گارمنٹس، ٹیکسٹائل، چاول، چمڑے کا سامان، کھیلوں کا سامان، قالین، آلات جراحی، مچھلی، مچھلی کا تیل اور سبزیاں اور پھل وغیرہ شامل ہیں۔

ہمارے برآمدی ممالک: پاکستان یہ اشیاء سعودی عرب، دبئ اور دیگر ایشیائی اور افریقی ممالک کے علاوہ امریکہ، جاپان، ہانگ کانگ اور یورپ کو برآمد کرتا ہے۔

سوال:7 پاکستان کے اہم بندرگاہوں پر نوٹ لکھیں؟

جواب: **بندرگاہ:** سمندر کے کنارے موجود بحری جہازوں کے اڈے کو بندرگاہ کہتے ہیں۔ جو بین الاقوامی تجارت اور آمدورفت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ پاکستان کی اہم بندرگاہیں مندرجہ ذیل ہیں۔ کراچی بندرگاہ، گوادر بندرگاہ، بن قاسم بندرگاہ۔

کراچی بندرگاہ: کراچی کی بندرگاہ بحیرہ عرب کے کنارے واقع ہے۔ جو بین الاقوامی، بحری اور فضائی راستوں پر واقع ہونے کی وجہ سے یورپی، ایشیائی اور افریقی ممالک کے درمیان روابط میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ہمارے ملک کے علاوہ افغانستان اور وسطی ایشیائی ریاستوں کی تجارت بھی اسی بندرگاہ کے ذریعے ہوتی ہے۔

بن قاسم بندرگاہ: کراچی میں سٹیل مل کی تعمیر اور ملک میں بڑھتی ہوئی تجارتی سرگرمیوں کے پیش نظر کراچی سے 35 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک نئی بندرگاہ بن قاسم تعمیر کی گئی ہے۔

گوادر بندرگاہ: پاکستان کے صوبے بلوچستان کے علاقے گوادر میں چین کی مدد سے ایک بندرگاہ بنائی گئی ہے۔ جسے گوادر بندرگاہ کہتے ہے۔

چھوٹی بندرگاہیں: بڑی بندرگاہوں کے علاوہ پاکستان میں اورماڑہ، پسنی اور جیوانی جیسی چھوٹی بندرگاہیں بھی ہیں جو ماہی گیری کیلئے استعمال ہوتی ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال:1 پاکستان کے معدنی وسائل پر نوٹ لکھیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانی ضروریات کی بہت سی چیزوں کو زمین کے اندر دفن کر رکھا ہے۔ پاکستان بھی اس قیمتی دولت سے مالا مال ہے۔ کسی بھی ملک کی معاشی ترقی میں معدنیات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان کی سرزمین میں قدرت نے بیش بہا خزانے چھپا رکھے ہیں لیکن مالی مجبوریوں، تربیت یافتہ عملہ کی کمی اور جدید ٹیکنالوجی کی عدم دستیابی کیوجہ سے ان کے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا جا رہا ہے۔

اہم معدنیات: پاکستان کے اہم معدنیات میں خام لوہا، کرومائیٹ، تانبا، معدنی نمک، چونے کا پتھر، جپسم، سنگ مرمر، گندھک، کوئلہ، گیس اور معدنی تیل وغیرہ شامل ہیں۔

خام لوہا: ملکی ترقی کیلئے لوہے کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ لوہا مختلف قسم کے الات واوزار سے لیکر بڑی بڑی زرعی اور صنعتی مشینوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ملک میں خام لوہے کی ذخائر کا تخمینہ 500 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔

مقامات: لوہے کا سب سے بڑا ذخیرہ کالاباغ (ضلع میانوالی) میں دریافت ہوا ہے۔ اس کے علاوہ چترال، لنگریال، چاغی، چلغاری، ماری بیلا اور نوکنڈی کے مقامات پر لوہا دریافت ہوا ہے۔

کرومائیٹ: یہ سفید رنگ کی دھات ہے۔ کو ہائی سپیڈ مشینوں، فوٹوگرافی، ہوائی جہازوں اور لوہے کو فولاد میں بدلنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

ذخائر: پاکستان میں اسکے ذخائر مسلم باغ، چاغی، خاران مالاکنڈ اور مہمند ایجنسی میں پائے جاتے ہیں۔

تانبا: تانبے کا استعمال بجلی کی اشیاء خصوصاً تاریں بنانے کیلئے ہوتا ہے۔ پرانے زمانے میں اس سے سکے اور برتن بنائے جاتے تھے۔

معدنی نمک: یہ معدنی دولت گھریلو استعمال کے علاوہ کاسٹک سوڈا بنانے اور چمڑا صاف کرنے کے کام آتا ہے۔

ذخائر: پاکستان میں معدنی نمک کے وسیع ذخائر کوہستان نمک میں ہیں۔ اسکے علاوہ کھیوڑا، بہادر خیل اور جٹہ کے مقامات پر نمک کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں سمندری پانی سے نمک حاصل کیا جاتا ہے۔

چونے کا پتھر: یہ سیمنٹ اور شیشہ سازی کی صنعت میں استعمال ہوتا ہے اور اسے جلا کر چونا بھی بنایا جاتا ہے۔

ذخائر: چونے کا پتھر کوہاٹ، پیزو، ٹیکسلا، رانی پور اور ہرنائی میں پایا جاتا ہے۔

جپسم: جپسم مصنوعی کھاد، سیمنٹ اور پلاسٹر آف پیرس میں استعمال ہوتا ہے۔

ذخائر: یہ داؤد خیل، کھیوڑا اور ڈنڈت کے مقام پر دریافت ہوا۔

سنگ مرمر: ہمارے ملک میں مختلف اقسام میں سنگ مرمر پایا جاتا ہے۔ جو خوبصورت عمارتیں بنانے میں کام آتا ہے۔

ذخائر: سنگ مرمر کے ذخائر ملاگوری، نوشہرہ، مردان، سوات اور چنائی کے مقامات پر پائے جاتے ہیں۔

گندھک: گندھک کا استعمال گولہ بارود اور کیمیائی صنعتوں میں ہوتا ہے۔

ذخائر: یہ بلوچستان کے علاوہ ضلع مردان اور جیکب آباد میں پایا جاتا ہے۔

کوئلہ: پاکستان میں کوئلہ کی سالانہ پیداوار 3.2 ملین ٹن ہے اسکا عام استعمال اینٹوں کے بھٹوں میں ہوتا ہے تھرمل بجلی پیدا کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ذخائر: کوئلہ کئی جگہوں سے نکالا جاتا ہے ان میں مچھ، خوست، شارگ، ڈیگاری، بولان، مکڑوال، لاکھڑا اور جمپیر شامل ہے اسکے علاوہ دنیا کا سب سے بڑا کوئلے کا ذخیرہ بھی تھرپارکر کے علاقے میں دریافت ہوا ہے۔

قدرتی گیس: تیل جیسی اہمیت قدرتی گیس کی بھی ہے۔ قدرتی گیس توانائی حاصل کرنے کا سستا اور صاف ستھرا ذریعہ ہے اور پاکستان میں کوئلہ اور تیل کی کمی کو کسی حد تک پورا کرنے میں قدرتی گیس کی دریافت نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

ذخائر: قدرتی گیس کا سب سے پہلا ذخیرہ بلوچستان میں سوئی کے مقام پر دریافت ہوا اسکے علاوہ گیس کے ذخائر: اچ، ذن، خیرپور، مزارانی، ساری، ہنڈی، کوٹ سارنگ، ڈھوڈک، پیرکوہ، ڈھلیاں میال اور ضلع کرک میں ملتے ہیں۔

معدنی تیل: آج کل تیل کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اور یہ عالمی سیاست کا مرکز بن گیا ہے۔ معدنی تیل پاکستان میں توانائی کا اہم ذریعہ ہے۔ پاکستان اپنی توانائی کا 45 فی صد تیل سے پورا کرتا ہے۔ پاکستان اپنی ضروریات کا 10 فی صد تیل پیدا کررہا ہے اور 90 فی صد درآمد کرتا ہے۔

ذخائر: معدنی تیل تت، کوٹ سارنگ، میال، کھوڑ، ڈھلیاں، آدھی ق ضیان، ڈھوڈک، ضلع ڈیرہ غازی خان اور کرسال میں پایا جاتا ہے۔

سوال: 2 **پاکستان میں زرعی پیداوار میں کمی کے اسباب بیان کریں اور زرعی پیداوار بڑھانے کیلئے کیے جانے والے اقدامات بیان کریں؟**

جواب: **زرعی پسماندگی کے اسباب:** پاکستان میں کل رقبے کا 38 فی صد قابل کاشت زمین ہے۔ جس میں صرف 24 فی صد زمین کو زیر کاشت لائی گئی ہے۔ حالانکہ دریائے سندھ کا میدان دنیا میں سب سے زیادہ زرخیز علاقہ سمجھا جاتا ہے اور ہمارے ملک کا یہ کشادہ میدانی علاقہ کاشتکاری کیلئے انتہائی موزوں ہے اور ہمارے ملک کی آب ع ہوا بھی زراعت کیلئے موزوں ہے۔ پھر بھی پاکستان زراعت کے لحاظ سے پسماندہ ملک ہے اور دوسرے ملکوں پر انحصار کرتا ہے۔ پاکستان میں زرعی پیداوار کی کمی کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

قدیم طریقہ کاشتکاری: ہمارے کسانوں نے کھیتی باڑی کے قدیم طریقے اپنائے ہوئے ہیں اور پرانے زرعی آلات استعمال کرتے ہیں اس لئے فی ایکڑ پیداوار بہت کم ہے۔

کمزور مالی حالت: زراعت کے پیشے سے منسلک لوگ اکثر غریب ہوتے ہیں اور مالی کمزوری کے باعث پیداوار بڑھانے کے لئے کیمیائی کھاد عمدہ بیج اور مشینوں کا استعمال نہیں کر سکتے۔

زمین کی تقسیم در تقسیم: پاکستان میں وراثتی تقسیم کی وجہ سے قابل کاشت رقبہ تقسیم در تقسیم کے عمل سے گزرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی شکل اختیار کرچکا ہے۔ زمین کے ان چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر مشینی کاشت نہیں ہوسکتی۔ جس کی وجہ سے ملک کو مجموعی طور پر نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔

قابل کاشت رقبہ میں کمی: زرعی پیداوار کی کمی کی ایک بڑی وجہ ہمارے کاشتکاروں کے پاس کاشت کیلئے محدود رقبے کا ہونا بھی ہے۔

فصلی بیماریاں: بعض اوقات فصلوں کو مختلف قسم کی خطرناک بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ جسکی وجہ سے فصلوں کا ایک بہت بڑا حصہ ان بیماریوں کی نظر ہوجاتا ہے۔

سیم و تھور کا مسئلہ: پاکستان میں سیم و تھور کا مسئلہ بہت خطرناک صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ہر سال تقریباً ایک لاکھ ایکڑ زمین سیم و تھور کی وجہ سے ناکارہ ہوجاتی ہے۔

زرعی تعلیم کی کمی: زرعی پسماندگی کی سب سے بری وجہ تعلیم سے بے خبری ہے۔ ہمارے زیادہ تر کسان جدید زرعی تعلیم سے ناواقف ہیں۔ کسانوں کی اکثریت زراعت کیلئے پرانے طریقے استعمال کرتے ہیں۔

پانی کی کمی: اگرچہ پاکستان میں آبپاشی کیلئے دنیا کا بہترین نظام نہریں نظام موجود ہے لیکن اب بھی کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں پانی کی شدید قلت ہے اور فصلوں کو مناسب پانی نہیں مل پاتا۔

بارانی زمین: پاکستان میں زیر کاشت رقبے کا 29 فی صد بارانی ہے اگر بارش وقت پر ہوجائے تو فصل اچھی ہوجاتی ہے لیکن اگر بارش نہ ہوئی تو کاشتکاری کی محنت ضائع ہوجاتی ہے۔

زرعی تحقیق: زرعی مسائل پر تحقیق کیلئے یونیورسٹیوں کی تعداد نہایت کم ہے۔ اور وسائل بھی کم ہیں اور نہ ہی اس مسئلے پر خاص توجہ دی گئی ہے۔

زرعی پیداوار بڑھانے کیلئے اقدامات: پاکستان کا وسیع میدانی علاقہ جو بالائی اور زیریں دریائے سندھ ے میدان پر مشتمل ہے۔ دنیا کا زرخیز خطہ ہے اور ملک کے دوسرے حصے بھی بہترین پیداوار دیتے ہیں۔ زرعی پیداوار بڑھانے کیلئے درجہ ذیل اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔

زرعی تعلیم: حکومت کو زرعی تعلیم کی حوصلہ افزائی کرنا ہوگی اور ایسے پروگرام شروع کرنا ہونگے جن میں زمینداروں کو زرعی وسائل فصلوں کی بیماریوں اور ان سے بچاؤ کے طریقے وغیرہ سکھائے جائیں۔

جدید آلات کی فراہمی: بنجر زمینوں کو زیر کاشت لانے کیلئے جدید آلات کی فراہمی انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ مشینی کاشت وقت کی اہم ضرورت ہے۔

قرضوں کی فراہمی: ہمارے کسانوں کی اکثریت غریب ہے، وہ جدید آلات، اعلیٰ قسم کے بیج، کھاد وغیرہ نہیں خرید سکتے۔ اس سلسلے میں حکومت زرعی بنکوں کے ذریعے کسانوں کی کم شرح سود پر یا بلاسود قرضے دے رہی ہے۔

اچھے بیجوں کا استعمال: زرعی پیداوار بڑھانے کیلئے اعلیٰ بیجوں کا استعمال ضروری ہے۔ زرعی تحقیق ادارے نئے بیجوں کے اقسام متعارف کررہی ہے۔

کیمیائی کھاد: بہتر پیداوار کیلئے کیمیائی کھاد کا استعمال انتہائی ضروری ہے اور کاشتکار زیادہ سے زیادہ کیمیائی کھاد کا استعمال کررہے ہیں۔

آبپاشی کی سہولیات: پاکستان میں زیر کاشت رقبے 67 فی صد حصہ مصنوعی آبپاشی سے سیراب ہوتا ہے۔ نہریں، ٹیوب ویل، کنویں، تالاب اور بیراج وغیرہ آبپاشی کے اہم ذرائع ہیں۔

غیر استعمال شدہ زمین: پاکستان میں جاگیرداروں کے پاس لاکھوں ایکڑ زمینیں ایسی پڑی ہوتی ہیں۔ جن پر فصلیں وغیرہ نہیں اگائی جاتی اگر ان زمینوں کو زیر کاشت لایا جائے تو پیداوار بڑھ سکتی

ہے۔

سیم وتھور پر قابو: سیم وتھور کیلئے سکارپ کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔جس کے ذریعے زمین کو قابل کاشت بنایا جارہا ہے۔

زرعی اصلاحات: حکومت پاکستان وقتاً فوقتاً زرعی اصلاحات کا نفاذ کررہی ہے۔جس سے کسانوں کی حوصلہ افزائی ہورہی ہے۔

سیلاب کی روک تھام: نئے ڈیم بنا کر اور نہروں کے لئے پشتے مضبوط بنا کر کھڑی فصلوں کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچایا جاسکتا ہے اور پھر اسی پانی کو ملکی ضروریات پوری کرنے کیلئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سوال:3 پاکستان میں کون کون سی فصلیں اگائی جاتی ہیں؟ تفصیل کیساتھ بیان کریں؟

جواب: پاکستان میں سال میں دومرتبہ زرعی پیداوار حاصل کی جاتی ہے ان موسموں کو فصلوں کا موسم کہا جاتا ہے۔

فصل ربیع: موسم برسات کے بعد اکتوبر، نومبر میں یہ فصلیں بوئی جاتی ہیں اور اپریل، مئی میں ان فصلوں کی کٹائی ہوتی ہے۔ربیع کی فصلوں میں گندم، جو، چنا، تمباکو، اور تیل کے بیج وغیرہ کاشت کئے جاتے ہیں۔

فصل خریف: دوسری فصل کا نام خریف ہے۔جو جون سے شروع ہوتا ہے اور ستمبر میں یہ فصل کاٹ لی جاتی ہے۔چاول، مکئی، کپاس، گنا، جوار، باجرہ وغیرہ اس موسم کی اہم فصلیں ہیں۔

فصلوں کی اقسام: فصلوں کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (۱) **غذائی اجناس** (۲) **نقد آور فصلیں**

غذائی اجناس: غذائی اجناس بنیادی طور پر خوراک کیلئے استعمال ہوتے ہیں ان میں گندم، جو، چاول مکئی، باجرہ، اور دالیں وغیرہ شامل ہیں۔

نقد آور فصلیں: یہ فصلیں صنعتی خام مال کا اہم ذریعہ ہیں۔ہمارے کپڑے، چینی اور سگریٹ کے کارخانوں کے چلنے کا انحصار انہیں فصلوں پر ہے۔ان فصلوں میں تمباکو، گنا اور کپاس شامل وغیرہ شامل ہیں۔

گندم: یہ ایک اہم اور تقریباً پاکستان میں تمام لوگوں کی غذا ہے۔یہ غذائی فصل پاکستان کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔

چاول: چاول پاکستانی قوم کی پسندیدہ خوراک ہے۔خاص کر مختلف تقریبوں میں اسکا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔یہ ملکی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ برآمد بھی کیا جاتا ہے۔پاکستان میں دنیا کا اچھی قسم کا چاول پیدا کیا جاتا ہے۔

جوار: یہ اہم فصل انسانی خوراک، جانوروں کیلئے چارہ اور خوردنی تیل کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جوار پنجاب سندھ، خیبر پختونخوا، ہزارہ کے پہاڑی علاقوں اور آزاد کشمیر میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔

مکئی: یہ فصل خریف کی اہم فصل ہے۔جو عموماً گرم میدانی علاقوں میں بکثرت بوئی جاتی ہے۔کھانے کے علاوہ اس سے تیل بھی نکالا جاتا ہے۔

جو: یہ فصل ربیع کی فصل ہے۔گندم سے پہلے لوگ جو کے آٹے کا استعمال کرتے تھے لیکن گندم کے استعمال کے بڑھنے کے ساتھ جو کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے۔

دالیں: مختلف قسم کی دالیں یعنی چنا، مسور، مونگ، ماش وغیرہ پاکستان کے بارانی علاقوں یعنی پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا کاشت کی جاتیں ہیں۔

کپاس: کپاس انتہائی اہم فصل اور زرمبادلہ کا ایک ذریعہ ہے۔یہ جنوبی پنجاب کے میدانی علاقوں اور سندھ میں پیدا کی جاتی ہے۔

گنا: گنے کی فصل ان علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے، جہاں درجہ حرارت اور پانی زیادہ ہو۔یہ پنجاب کے وسیع علاقے سندھ اور خیبر پختونخوا میں پیدا ہوتا ہے۔گنے کا رس پاکستان کا قومی مشروب ہے اسکے علاوہ گنے سے گڑ اور چینی بھی بنائی جاتی ہے۔

تمباکو: یہ پاکستان کی ایک اہم نقد آور تمباکو کی پیداوار 25 فی صد پنجاب میں اور 75 خیبر پختونخوا میں ہوتی ہے۔

سوال:4 قومی ترقی میں صنعتوں کا کردار بیان کریں۔نیز پاکستان کی چھوٹی اور بڑی صنعتوں کا جائزہ لیں؟

جواب: **صنعت:** صنعت ایک ایسی جگہ ہے۔جہاں سرمایہ دار خام مال اور قدرتی وسائل کی شکل اس طرح بدلتا ہے کہ ان کا فائدہ بڑھایا جاسکے۔یہ لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ منڈی میں زیادہ سے زیادہ قیمت پر فروخت ہوسکے اور سرمایہ دار کو منافع حاصل ہو۔

گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں: گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ملکی معیشت کو ترقی دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ان صنعتوں میں قالین بانی، دھات کا کام، ہوزری، کھیلوں کا سامان، آلات جراحی، لکڑی کا سامان، پلاسٹک کا سامان، چمڑے کا سامان وغیرہ شامل ہیں۔مجموعی قومی پیداوار میں ان صنعتوں کا حصہ 2.5 فی صد ہے۔

بڑے پیمانے کی صنعتیں: پاکستان میں بڑی صنعتوں میں ٹیکسٹائل، شکر سازی، خوردنی تیل، گھی، چمڑا سازی، جوتا سازی، کیمیکلز، کھاد بنانے کی صنعت، آئل ریفائنری، سیمنٹ، مشینری اور فولاد کی صنعتیں قابل ذکر ہیں۔

قومی ترقی میں صنعتوں کا کردار: کسی ملک کی ترقی میں صنعتیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔صنعتوں میں مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں۔جو ملک کی ضروریات بھی پورا کرتی ہے اور برآمد بھی کی جاتی ہیں۔جس سے قیمتی زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔

معاشی استحکام: صنعتوں کے قیام سے لوگوں کو روزگار کے مواقع ملتے ہیں۔جس سے انکی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور معیار زندگی بلند ہوجاتا ہے۔

سیاسی اور فوجی قوت: صنعتی ترقی سے سیاسی اور فوجی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔اگر ہم معاشی طور پر مستحکم ہوں تو ہم اپنے دفاعی نظام کو مضبوط تر بنا سکتے ہیں۔

طبی اور تعلیمی سہولیات: معاشی استحکام کی وجہ سے ہم طب اور تعلیم میں جدید رجحانات اور تحقیق کو ممکن بنا سکتے ہیں اور عوام کو یہ سہولیات جدید انداز میں مہیا کر سکتے ہیں۔

روزگار کا مسئلہ: صنعتی ترقی سے لوگوں کو روزگار کے مواقع ملتے ہیں اور بے روزگاری کا خاتمہ ہوگا۔

معیارزندگی: صنعتی ترقی سے لوگوں کی معیار زندگی بلند ہوگی اور مقدار کی بجائے معیار پر توجہ دینگے کیونکہ انکی روزمرہ استعمال کی چیزیں ملکی کارخانوں میں بنے گی جو سستے داموں بازار میں دستیاب ہونگے۔

خام مال کا استعمال: صنعتی ترقی سے ملک میں موجود خام مال کا بہترین استعمال ہوگا اور انکا فائدہ بڑھے گا۔

ملک کا وقار: صنعتی ترقی ملک کے لئے نیک نامی اور شہرت کا باعث بنتی ہے۔

سوال:5 **ذرائع توانائی سے کیا مراد ہے؟ توانائی کے ذرائع تفصیلا بیان کریں**

جواب: موجودہ دور میں وہ ملک زیادہ خوشحال اور ترقی یافتہ ہوتا ہے جن کے پاس توانائی کے وسائل وذرائع زیادہ ہوتے ہیں۔ ذرائع مندرجہ ذیل ہیں۔

تھرمل اور پن بجلی: بجلی ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کیونکہ بجلی ہی کیوجہ سے ہمارا کاروبار زندگی چلتا ہے، بجلی کی غیر موجودگی میں زندگی اجیرن ہوجاتی ہے۔ ضلع تھرپارکر کے کوئلے کے کان کے قریب ایک تھرمل بجلی گھر بنایا جارہا ہے لیکن اس طریقے سے فضائی الودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ پانی سے پیدا کی جانے والی بجلی کو پن بجلی کہتے ہیں۔ ہمارے ملک کی 30 فی صد بجلی آبی ذخائر سے پیدا کی جاتی ہے۔ اسکے بڑے بڑے پاور ہاؤس تربیلا، منگلا، ورسک، درگئی اور غازی بھروتا میں ہے۔

گیس: گیس بھی توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے پاکستان میں گیس پہلی مرتبہ سوئی کے مقام پر دریافت ہوئی۔

گیس کا استعمال: گیس کو ایندھن کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور بڑے بڑے کارخانوں کو بھی اس کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ گیس تھرمل بجلی گھروں، کارخانوں اور گاڑیوں وغیرہ کے چلانے میں بھی استعمال ہوتی ہے اور مصنوعی کھاد کے کارخانے بھی گیس سے چلائے جاتے ہیں۔

کوئلہ: کوئلہ بھی ایک اہم معدنیات اور توانائی کا ذریعہ ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں وسیع مقدار میں پایا جاتا ہے، تھر میں کوئلے کے ذخائر کا اندازہ 175 بلین ٹن لگایا گیا ہے۔

پٹرولیم: موجودہ ترقی کا سارہ ترقی کا دارومدار پٹرول پر ہے اور پاکستان میں پٹرول کی پیداوار ضرورت سے بہت کم ہے۔

ذخائر: پاکستان میں اٹک، راولپنڈی، جہلم، ڈیرہ غازی خان اور بدین کے ضلعوں میں تیل کے ذخائر موجود ہیں۔ کراچی، حب، ملتان اور راولپنڈی میں تیل کے کارخانے قائم ہیں۔

شمسی توانائی: سورج توانائی کا ایک نہ ختم ہونے والا ذریعہ ہے اور گیس، تیل اور کوئلے کے بڑھتے ہوئے استعمال سے موجودہ ذخائر ناکافی ہیں۔

شمسی توانائی کا استعمال: شمسی توانائی کو سیلز میں جمع کرکے کیلکولیٹر، ریڈیو اور چھوٹی گاڑیاں چلائی جاتی ہیں۔ شمسی بھٹیوں میں بڑی جسامت کے آئینے استعمال کرکے سورج کی شعاؤں کو بوائلر پر مرتکز کرکے بخارات کی طاقت سے بھاری مشینیں چلائی جاسکتی ہیں اور بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔ پاکستان میں شمسی توانائی سے چلنے والا ایک چھوٹا پاور ہاؤس اوکاڑہ میں کام کررہا ہے۔

جوہری توانائی: کراچی میں جوہری توانائی کا ایک بجلی گھر قائم کیا گیا ہے، اس میں 137 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش ہے۔ ایک ایٹمی بجلی گھر چشمہ کے مقام پر قائم ہے۔ جسکی پیداواری صلاحیت 300 میگاواٹ ہے۔ اسی مقام پر ایک اور ایٹمی بجلی گھر زیر تعمیر ہے۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن جوہری توانائی کے فروغ کیلئے تندہی سے کام کررہا ہے۔

باب نمبر:4 پاکستان کی آبادی، معاشرہ اور ثقافت

مشقی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات میں سے درست کا انتخاب کریں۔

۱۔ 1951ء میں پاکستان کی آبادی کتنے ملین تھی؟

ا۔28 ب۔30 ج۔33 د۔35

۲۔ پاکستانی آبادی کا کتنے فیصد دیہاتوں میں آباد ہیں؟

ا۔63.66 ب۔68.5 ج۔70 د۔75

۳۔ پانچ دریاؤں کی سرزمین کسے کہتے ہیں؟

ا۔سندھ ب۔خیبرپختونخوا ج۔بلوچستان د۔پنجاب

۴۔ پاکستان کی کل آبادی کا کتنے فیصد شہروں میں آباد ہے؟

ا۔25 ب۔28.5 ج۔36.46 د۔34

۵۔ امیر کروڑ کونسی زبان کے شاعر تھے؟

ا۔پشتو ب۔سندھی ج۔پنجابی د۔سرائیکی

۶۔ اردو کونسی زبان کا لفظ ہے؟

ا۔فارسی ب۔ترکی ج۔عربی د۔ایرانی

۷۔ سندھی زبان میں ناول نویسی کی بنیاد کس نے رکھی؟

ا۔سچل سرمست ب۔عبدلقادر بیدل ج۔مرزا قلیچ بیگ د۔شاہ عبدالطیف بھٹائی

۸۔ پاکستان کی آبادی میں سالانہ اضافہ کی شرح کتنے فیصد ہے؟

ا۔1.9 ب۔2.8 ج۔3.4 د۔4

۹۔ پاکستان کی اوسط متوقع عمر کتنے سال ہے؟

ا۔64 ب۔69 ج۔70 د۔84

۱۰۔ 1981ء میں ملک کی آبادی میں اضافے کی شرح کتنے فیصد تھی؟

ا۔1.9 ب۔2.3 ج۔3.1 د۔3.4

۱۱۔ 1947ء میں کتنے فیصد آبادی شہروں میں رہائش پذیر تھی؟

ا۔15.4 فیصد ب۔16.4 فیصد ج۔17.4 فیصد د۔18.4 فیصد

۱۲۔ موجودہ دور میں پاکستان میں شرح خواندگی کتنے فیصد ہے؟

ا۔50 فیصد ب۔51 فیصد ج۔53 فیصد د۔54 فیصد

۱۳۔ 2005ء میں سکول جانے والے 5 سال سے 9 سال کے عمر کے بچوں کی تعداد کتنی تھی؟

ا۔2 کروڑ 20 لاکھ ب۔2 کروڑ 50 لاکھ ج۔2 کروڑ 70 لاکھ د۔2 کروڑ 90 لاکھ

۱۴۔ 2004ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں کتنے افراد کیلئے ایک ڈاکٹر میسر ہے؟

ا۔3261 ب۔3262 ج۔3263 د۔3264

۱۵۔ ہیر رانجھا کس ثقافت کے عادات واطوار میں شامل ہے؟

ا۔بلوچی ب۔پشتو ج۔سندھی د۔پنجابی

۱۶۔ مہمان نوازی کس ثقافت کے عادات واطوار میں شامل ہے؟

ا۔پنجابی ب۔پشتو ج۔بلوچی د۔سندھی

۱۷ خواتین کے لباس پر گلکاری کس ثقافت کا حصہ ہے؟

ا۔بلوچی ب۔پنجابی ج۔پشتو د۔سندھی

۱۸۔ خانہ بدوشی کس ثقافت کا اہم جز ہے؟

ا۔سندھی ب۔بلوچی ج۔پنجابی د۔پشتو

۱۹۔ سلمان ماکو کی کتاب "تاریخ الاولیا" کس زبان میں لکھی گئی ہے؟

ا۔سرائیکی ب۔پشتو ج۔براہوی د۔سندھی

۲۰۔ خواجہ فرید کس زبان کے مشہور شاعر ہے؟

ا۔ہندکو ب۔پنجابی ج۔سرائیکی د۔براہوی

مختصر سوالات

سوال:1 پاکستان میں شہروں اور دیہاتوں کی آبادی کا تناسب کیا ہے؟

جواب: **پاکستان کی آبادی:** 2010ء کے اندازوں کے مطابق پاکستان کی آبادی 17 کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے اور دنیا میں پاکستان کی آبادی کے لحاظ سے چھٹا بڑا ملک ہے۔

شہروں میں آبادی کا تناسب: پاکستان کی کل آبادی کا 36.34 فیصد شہروں میں آباد ہے۔ جبکہ 1947ء میں صرف 15.4 فیصد لوگ شہروں میں رہائش پذیر تھے۔

دیہاتوں میں آبادی کا تناسب: پاکستان کی کل آبادی کا 63.66 فیصد افراد دیہاتوں میں رہتے ہیں۔ جبکہ 1947ء میں یہ تناسب 84.6 فیصد تھا۔

شہری آبادی میں اضافہ: شہری آبادی میں اضافے کی بڑی وجہ شہروں میں بیشتر ملازمین اور سہولیات کا میسر ہونا ہے۔

سوال:2 پاکستان کی آبادی کی جنسی لحاظ سے تقسیم بیان کریں؟

جواب: **پاکستان کی آبادی:** 1950ء میں پاکستان کی آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چودھواں بڑا ملک تھا۔ اور 2004ء میں یہ چھٹے نمبر پر آ گیا ہے۔

جنسی لحاظ سے آبادی کی تقسیم: جنسی لحاظ سے آبادی کی تقسیم کچھ اس طرح ہے۔

مردانہ آبادی: پاکستان کی کل آبادی کا 49 فیصد مردوں پر مشتمل ہے۔

زنانہ آبادی: پاکستان میں زنانہ آبادی 51 فیصد ہے۔

سوال:3 پنجابی ثقافت پر نوٹ لکھیں؟

جواب: **ثقافت:** ثقافت سے مراد کسی معاشرے کے افراد کا طرز زندگی و تمدن کا حسن ہوتا ہے۔ اس میں وہ تمام امور شامل ہوتے ہیں۔ جن سے اس معاشرے کے افراد کے جمالیاتی ذوق، تفریحی شوق اور فنی مہارت کا اندازہ لگایا سکتا ہے۔

لوک داستانیں: پنجابی ثقافت میں ہیر رانجھا، سوہنی ماہیوال اور مرزا صاحبان کی لوک داستانیں مشہور ہیں۔

سوال:4 سندھی ثقافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: **قدیم ثقافت:** انسانی رہن سہن کے حوالے سے سندھ پاکستان کا قدیم علاقہ ہے، قدیم ثقافت کے اثرات اب بھی یہاں پر نظر آتے ہیں۔

سندھی ثقافت: سندھی ثقافت میں ملاکھڑا، بیلوں کی دوڑ، خواتین کی لباس پر گلکاری، مردوں کی کلاہ و لنگی، اکثر مردوں کا لمبی لمبی مونچھیں رکھنا، مہمان نوازی، جرگہ نظام، سندھی ٹوپی، اجرک اور خواتین میں چھوڑیوں کی غیر معمولی مقبولیت اس ثقافت کی چند نمایاں جھلکیاں ہیں۔

سوال:5 پاکستانی فنون کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **پاکستانی فنون:** پاکستانیوں نے کئی فنون میں کمال حاصل کر رکھا ہے۔ دھاتوں سے مختلف قسم کے زیورات، برتن اور آلات بنانے کا فن اس خطے میں رہنے والے لوگوں نے پانچ چھ ہزار سال پہلے سیکھ لیا تھا۔

قدیم وادی سندھ اور گندھارا تہذیب: قدیم وادی سندھ اور گندھارا تہذیب کے لوگ کھانسی پگھلا کر ڈھلائی کے فن، پتھر تراش کر مختلف اشیاء بنانے اور مہریں کندہ کرنے کے فن سے بخوبی آشنا تھے۔ اب بھی اس علاقے میں ایسے لوگ آباد ہیں جو سنگ تراشی کا کام بڑی خوبصورتی سے کر لیتے ہیں۔

خطاطی فنون: پاکستانی خطاطی اور تصویر کشی کے فن سے بھی خوب واقف ہیں۔

چھوٹے فنون: چھوٹے فنون مثلاً زیورات سازی اور قیمتی پتھروں کے زیورات بنانے میں ہمارے فنکار پیش پیش رہے ہیں۔ پشاور ٹیکسلا، لاہور، حیدر آباد اور کراچی کے عجائب گھروں میں رکھے ہوئے زیورات اور مہریں یہاں قدیم تہذیب کے آئینہ دار ہیں۔

سوال:6 مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں؟

جواب: **(ا) لباس (ب) شادی بیاہ کی رسمیں**

لباس: قومی لباس: پاکستان کا قومی لباس نہایت سادہ اور باوقار ہے۔ مرد شلوار قمیض یا کرتہ اور ٹوپی یا پگڑی پہنتے ہیں۔ عورت کیلئے شلوار قمیض اور دوپٹہ عام لباس ہے۔

علاقائی لباس: علاقائی لباسوں میں بھی شلوار قمیض، پگڑی اور ٹوپی بڑی حد تک قدر مشترک ہے۔ اسکے علاوہ ہر علاقے کا اپنا لباس ہے۔

کڑھائی والا لباس: کڑھائی والا لباس عورتوں میں عام ہے۔ لیکن اسکی بناوٹ، سجاوٹ، رنگ اور ڈیزائن مخصوص ہوتے ہیں۔ تاہم تمام تر لباس حیادار اور پردے کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔

شادی بیاہ کی رسمیں: شادی بیاہ کے رسموں کے سلسلے میں پاکستانی ثقافت ایک منفرد انداز رکھتی ہے۔ ان رسموں میں اسلامی رنگ صاف نظر آتا ہے۔

اسلام میں شادی کا آغاز: اسلام میں شادی کی رسم کا آغاز نکاح جیسی پاکیزہ رسم سے کیا جاتا ہے۔

خوشی کا موقع: اس خوشی کے موقع پر ملک کے ہر حصے میں لوگ اپنی استطاعت کے مطابق خوشی مناتے ہیں اور دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں۔

سادگی اپنانے کا درس: اسلام ہمیں شادی جیسے خوشی کے موقع پر سادگی اپنانے کا درس دیتا ہے۔لیکن پھر بھی ہمارے ہاں کئی ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں۔جنھیں اسلام میں پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔جیسا کہ زیادہ جہیز وغیرہ۔

سوال:7 اردو زبان پر نوٹ لکھیں؟

جواب: زبان کے ذریعے ہم اپنے خیالات اور احساسات کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے خیالات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔مختلف آوازوں نے مل کر مختلف الفاظ کا روپ دھارا ہے۔ان الفاظ سے زبانیں وجود میں آئی۔

اردو زبان: اردو ترکی زبان کی لفظ ہے۔جسکے معنی لشکر کے ہیں۔جنوبی ایشیاء میں جب مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی تو ان کے کارندوں میں مختلف زبانیں بولنے والے لوگ شامل تھے۔جن میں عرب، ہندوستانی، پنجابی، پختون، بنگالی اور سندھی شامل تھے۔ان کے میل جول سے ایک زبان اردو وجود میں آئی۔

قومی زبان: اردو پاکستان کا قومی زبان ہے۔یہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔اردو زبان رابطے کی زبان بھی ہے اور قومی شناخت کی علامت بھی ہے۔

تصانیف و تراجم: "انجمن ترقی اردو"، "اردو سائنس بورڈ" اور "مقتدرہ قومی زبان" نے سائنسی علوم وفنون، تاریخ، اقتصادیات اور بین الاقوامی تعلقات پر کتب تصنیف اور ترجمہ کی ہے۔

اردو کا رسم الخط: اردو کا رسم الخط علاقائی زبانوں سے ملتا جلتا ہے۔فارسی، عربی اور علاقائی زبانیں اردو کی بنیاد ہیں۔

سوال:8 ہندکو زبان کی تاریخ بیان کریں؟

جواب: **ہندکو زبان:** ہندکو بہت پرانی زبان ہے اور صوبہ خیبر پختونخوا کے وسیع علاقے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

ہندکو کے نقوش: جدید تحقیق کے مطابق یہ زبان آریاؤں کی آمد سے پہلے بولی جاتی تھی۔اس زمانے کی مشہور زبانوں منڈا اور دراوڑی میں ہندکو کے نقوش ملتے ہیں۔اسکے علاوہ یہ زبان دریائے سندھ کے دونوں کناروں پر آباد لوگ بھی بولتے اور سمجھتے ہیں۔دو ہزار سال پہلے کا ایک کتبہ ٹیکسلا سے ملا ہے۔جسکی زبان آج کی ہندکو سے مشابہ ہے۔

سوال:9 آبادی میں اضافہ صحت کی سہولیات پر کیسے اثر انداز ہو رہا ہے؟

جواب: **آبادی میں اضافہ:** پاکستان کی آبادی میں بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔پاکستان کی آبادی میں سالانہ 1.9 فیصد اضافہ ہو رہا ہے۔

صحت کی سہولیات: پاکستان میں صحت کی سہولتیں آبادی کے مقابلے میں بہت کم ہیں، بڑھتی ہوئی آبادی کیوجہ سے صحت کی سہولتوں میں اضافے کی تمام کوششیں ناکام ہوگئی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں اوسط متوقع عمر 64 سال ہے۔

صحت کی سہولیات سے متعلق اعداد و شمار: 2004ء کے اعداد و شمار کے مطابق 3261 افراد کیلئے ایک ڈاکٹر، 1400 افراد کیلئے ایک نرس اور 1531 افراد کیلئے ایک ہسپتال کا ایک بستر دستیاب ہے۔جو بین الاقوامی معیار سے بہت کم ہے۔

نجی شعبہ: نجی شعبہ میں ادویات اور علاج مہنگا ہونے کی وجہ سے یہ عام آدمی کی پہنچ سے بہت دور ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال:1 پاکستان کے قومی زبان کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ نیز پاکستان کی علاقائی زبانوں پر نوٹ لکھیں۔

جواب **اردو:** اردو ترکی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی "لشکر" کے ہیں۔

لشکری زبان: جنوبی ایشیاء میں جب مسلمانوں کی حکومت مضبوط ہوئی تو انھوں نے اپنے لشکروں میں مختلف علاقوں کے لوگ بھرتی کیئے ان میں عرب، ترک، ایرانی، ہندوستانی، پنجابی، سندھی، بلوچی، پٹھان اور بنگالی وغیرہ شامل تھے۔یہ لوگ مختلف زبانیں بولتے تھے۔ان کے آپس میں میل جول سے ایک نئی زبان "اردو" نے جنم لیا کیونکہ یہ زبان مسلمانوں کے لشکروں میں جاتی تھی اس لئے اس کو لشکری زبان کا نام دیا گیا۔

قومی زبان: اردو پاکستان کا قومی زبان ہے اسکی قومیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تحریک پاکستان کے دوران ان مختلف علاقوں میں رہنے والے مسلمان قائدین نے اردو ہی میں پیغام دیا اور انہیں متحرک کیا۔اس لئے قیام پاکستان سے پہلے قائداعظم نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اردو اور صرف اردو پاکستان کی قومی زبان ہوگی۔

رابطہ زبان: اردو قومی زبان ہونے کیساتھ رابطہ زبان بھی کہلاتی ہے کیونکہ یہ چاروں صوبوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔موجودہ دور میں مذہب کے بعد قومی زبان ہی ملک کے لوگوں کے آپس میں رابطے اور اتحاد کی علامت ہے۔

رسم الخط: اردو زبان میں بہت وسعت اور کافی لچک ہے اردو اور علاقائی زبانوں کا رسم الخط بھی آپس میں ملتا ہے۔فارسی، عربی اور علاقائی زبانیں اردو کی بنیاد ہیں۔

علاقائی زبانیں: پاکستان میں تقریباً تیس کے قریب چھوٹی بڑی زبانیں بولی جاتی ہیں۔جن میں پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری اور براہوی زیادہ اہم ہیں۔

سندھی زبان: سندھی پاکستان کی قدیم ترین زبان ہے۔جسکی بنیاد سنسکرت یا پراکرت سے ہے، جو آریائی دور میں سندھ میں بولی جاتی تھی۔مسلمانوں کی سندھ میں آمد کے بعد اس میں عربی اور فارسی کے الفاظ کا بڑا ذخیرہ شامل ہوگیا۔

شاخیں: سندھی زبان کی چار شاخیں ہیں۔ جس میں سرائیکی شمالی سندھ جنوبی پنجاب، بہاولپور اور صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں بولی جاتی ہے۔ کچی یا ڈھتکی مشرقی ریگستانی علاقہ میں لاری سندھ اور ساحلی علاقہ میں اور کراچی اور جنوبی لسبیلہ میں بولی جاتی ہے۔

شعراء اور ناول نویسی: شاہ عبداللطیف بھٹائی، سچل سرمست اور عبدالقادر بیدل مشہور شعراء ہیں۔ جبکہ ناول دیسی کی بنیاد مرزا قلیچ بیگ نے رکھی اور 400 کے قریب انگریزی کتابوں کا ترجمہ کیا۔

پشتو زبان: پشتو ایک قدیم زبان ہے۔ یہ زبان صوبہ خیبر پختونخوا کے زیادہ تر علاقوں بلوچستان کے کافی علاقوں پنجاب کے ضلع میانوالی اور اٹک کے کچھ حصوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

رسم الخط: پشتو زبان پر فارسی کا بڑا گہرا اثر ہے۔ اس کا رسم الخط عربی جیسا ہے۔

شعراء: پشتو زبان کا پہلا شاعر امیر کروڑ مانا جاتا ہے۔ خوشحال خان خٹک اور رحمان بابا کے بعد عبدالقادر خٹک، مصری خان، کاظم خان صاحب دیوان شاعر گزرے ہیں۔ پہلا مشہور مصنف بایزید انصاری پیرو خان (روشن) ہے پشتو اکیڈمی پشتو زبان کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

پنجابی زبان: پنجابی زبان اپنی اصل شکل میں پنجاب کے شمالی اضلاع میں بولی جاتی ہے۔

مشہور شعراء: پنجابی زبان کے پہلے شاعر بابا فرید گنج شکرؒ ہیں۔ مشہور شعراء میں بابا فرید، بلھے شاہ، سلطان باہو اور وارث شامل ہیں۔

لوک داستانیں: وارث شاہ کا ہیر رانجھا، ہاشم کا سسی پنو، فضل شاہ کا سوہنی ماہیوال اور حافظ برخوردار کا قصہ مرزا صاحباں مشہور مقبول لوک داستانیں ہیں۔

بلوچی زبان: صوبہ بلوچستان کے ان علاقوں میں بلوچی زبان بولی جاتی ہے۔ جہاں بلوچ آباد ہیں۔ اسکے علاوہ بلوچی میدانی بلوچستان، ڈیرہ اسماعیل خان اور سندھ کے بعض علاقوں میں بولی جاتی ہے۔

مشہور شعراء: بلوچی زبان کے مشہور شاعر مست توکلی اور ملا فاضل ہے۔ بلوچی زبان میں زیادہ اہم رزمیہ شاعری ہے۔ عوامی گیتوں میں مناظر قدرت اور لطیف انسانی احساسات کو بیان کیا گیا ہے

رسم الخط: اس زبان کا رسم الخط پشتو زبان کے طرز پر ہے۔

کشمیری زبان: اس زبان کا تعلق وادی سندھ کی زبانوں سے ہے۔

مشہور لہجے: اسکے لہجوں میں سلمانگی، ہندکو، گندور اور گامی زیادہ مشہور ہیں۔ معیاری دادبی گندور کو سمجھا جاتا ہے۔

مشہور شعراء: کشمیری زبان کے پہلے شاعر شتی کھ ہیں۔ تیسرے دور کی مشہور شاعرہ حبہ خاتون ہے۔ چھوتے دور کا نمائندہ شاعر محمود گامی ہے۔ جدید ادب کے دور میں غلام احمد مہجور ہیں۔

براہوی زبان: براہوی زبان وادی سندھ کی قدیم زبان ہے۔

مشہور لہجے: براہوی لوگوں کی خانہ بدوشی کیوجہ سے اس زبان پر مختلف مقامی زبانوں کا اثر ہے۔ اس زبان کا مشرقی لہجہ سندھی زبان کے قریب ہے، جبکہ مغربی لہجہ پر بلوچی اثرات نمایاں ہے۔

سوال: 2 پاکستان کے معاشرے اور ثقافت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **معاشرہ:** معاشرے سے مراد افراد کا وہ اجتماع ہے۔ جہاں افراد مل جل کر منظم طریقے سے زندگی بسر کر سکے اور اپنے مقاصد کے حصول کیلئے رائج قوانین کی پابندی کریں۔

پاکستان معاشرہ اور ثقافت: پاکستانی معاشرہ بنیادی طور پر سادہ ہے۔ لوگ عام طور پر روایت پسند ہیں اور انکے رسم ورواج سادہ اور دلچسپ ہیں۔ زیادہ تر لوگ مشترکہ خاندانی نظام کے زیر اثر زندگی گزارتے ہیں۔ پاکستانی معاشرے کے اہم اجزائے ترکیبی درجہ ذیل ہیں۔

مذہبی ہم آہنگی: پاکستانی معاشرہ میں مذہب کو اونچا مقام حاصل ہے۔ کل آبادی کے 97 فی صد لوگ مسلمان ہیں اور مذہبی رشتے میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ اسکے علاوہ اقلیتوں کا بھی بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔

خاندانی نظام: پاکستانی معاشرہ خاندان پر مبنی معاشرہ ہے۔ لوگ مل جل کر کام کرتے ہیں اور خاندان کا سربراہ پورے خاندان کا حاکم ہوتا ہے۔

مشترکہ زبان: یوں تو ہر علاقے کا اپنی علاقائی زبانیں ہیں لیکن اردو جو ہماری قومی زبان ہے یہ تمام علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح اردو پاکستانیوں کی مشترکہ زبان ہے۔ جو اتحاد و اتفاق کا ذریعہ ہے۔

مرد کی فوقیت: پاکستانی معاشرے میں مرد کو فوقیت حاصل ہے۔ اور وہ خاندان اور گھر کا سربراہ ہوتا ہے۔ کیونکہ گھر کی کفالت مرد کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

کثیر النسلی معاشرہ: پاکستانی معاشرہ کثیر النسلی معاشرہ ہے یعنی پاکستان میں مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں۔ لیکن پاکستانی ہونے کے ناطے سارے لوگ ایک ہیں۔

درجہ بندی: پاکستانی معاشرہ میں اختیارات یا فرائض کے لحاظ سے افراد میں درجہ بندی موجود ہے۔

سوال: 3 پاکستانی معاشرہ کو درپیش مسائل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: پاکستانی معاشرہ کو مندرجہ ذیل مسائل کا سامنا ہیں:

جہالت: پاکستانی معاشرہ کو درپیش سب سے بڑا مسئلہ جہالت کا ہے۔ کیونکہ جہالت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

غربت: پاکستان میں وسائل کی کمی ہے اور وسائل کا صحیح استعمال نہیں ہے اس لئے لوگ غربت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اور غربت ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کو کسی بھی برائی کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

صحت کے مسائل: ہمارے ملک میں صحت کے سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ہسپتال، ڈاکٹر اور ادویات کی کمی کی وجہ سے لوگ کئی بیماریوں میں مبتلا ہو کر بے وقت موت کا شکار ہو جاتے ہے۔

معاشرتی ناہمواری: ہمارے معاشرے میں اونچ نیچ اور نسلی نظام کی وجہ سے معاشرتی مسائل جنم لے چکے ہیں۔ امیر وغریب میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے۔ جس سے معاشرہ بگڑ جاتا ہے۔

جاگیرداری نظام: ہمارے ملک میں جاگیردارانہ نظام بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کیونکہ زمینیں اور جائدادیں جاگیرداروں کی ملکیت ہیں اور غریب کسان اور کاشتکار محرومیت کیا شکار ہیں۔

جہیز کا مسئلہ: جہیز ایک لعنت ہے جس کی وجہ سے غریب والدین اپنی بچیوں کی شادی کے سلسلے میں انتہائی پریشان ہیں۔

Tehkals.com Learn & Teach